بحر العروض

مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

در مطبع نامی کریمی واقع لاہور طبع شد



مطبوعات کارخانہ شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

فریادِ اُمت از ڈاکٹر اقبال ۳ر

نالۂ یتیم " " ۲ر

عروض سیفی " " ۴ر

رباعیات ابوسعید ابوالخیر

مشمولہ امتحان منشی فاضل ایم اے ۔ عہ

انتخاب مخزن حصہ اول رسالہ مخزن

کی پہلی نو جلدوں کا انتخاب عہ

انتخاب مخزن حصہ دوم رسالہ مخزن

کی دوسری نو جلدوں کا انتخاب عہ

انتخاب مخزن حصہ سوم مجموعہ مضامین شیخ عبدالقادر

مرد خسیس مشمولہ امتحان منشی فاضل ایک حصہ

بی اے فارسی کورس ۱۲ر

ابوالفضل دفتر اول و سوم مشمولہ امتحان منشی فاضل عہ

ترجمہ ابوالفضل دفتر اول از مولوی

وجاہت حسین صاحب عندلیب شادانی رامپوری

قصائد قاآنی ردیف الف و ب مشمولہ امتحان منشی فاضل

تاریخ جہانکشائے نادری مشمولہ امتحان منشی فاضل

سہ نثر ظہوری ظہوری کی نثر بہت

ہے ضرور ملاحظہ فرماویں

مخزن الاسرار نظامی مشمولہ امتحان

منشی فاضل و ایم اے حضرت نظامی

کی مشہور مثنوی ہے۔ کاغذ سفید

گلدستہ محسن کاکوروی

اُردو ترجمہ مقامات حمیدی

امتحان منشی فاضل از شاداں بلگرامی

غزلیات نظیری مشمولہ امتحان منشی

(نظیری نیشاپوری کا کلام)

بحر العروض

مصنفہٖ

پنڈت کنہیا لال صاحب دہلوی

داخل امتحان ہائی پروفشنسی ان اُردو پنجاب یونیورسٹی برائے ۱۹۲۶ء و آئندہ

بہ تصحیح و تحشی انتقادی اضافہ و ترمیم

جناب مولنا سید اولاد حسین صاحب شادان بلگرامی

سینیر پروفیسر آف یونیورسٹی اور ینٹل کالج لاہور

مصنف شروح و فرہنگہائے و تراجم کتب عدیدہ

داخل نصابات امتحانات علوم مشرقی پنجاب و لکھنؤ

بفرمائش

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

۱۹۲۶ء

در مطبع کریمی واقع لاہور طبع شد

بار اوّل تصحیح و تحشی
۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

جناب شیخ مبارک علی صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس کتاب بحرالعروض کو درست کردو۔ میں نے اس کتاب کو دیکھا تو اغلاط سے مملو پایا۔ ارادہ ہوا کہ اسے کسی قابل بنا دوں تاکہ طلباء امیدوار امتحان ہائی پروفیشنسی ان اُردو غلط مسائل عروض سے محفوظ رہیں۔ جب میں نے غور کیا تو ایسی ترمیم سے یہ کتاب بحرالعروض نہ رہے گی اور ایک نئی تصنیف ہو جائیگی۔ کیونکہ یہ ارادہ تھا کہ صرف اُن بحور اور زحاف کا بیان کیا جائے جو اُردو میں کثرت کے ساتھ مستعمل ہیں اور نا واقف قواعد عروض کو جو فطری موزون طبع ہو ناموزون معلوم ہوتی ہوں۔ نیز فنِ قافیہ کے اضافہ کا بھی ارادہ تھا تاکہ اس کتاب کا فائدہ تام ہو جائے۔ مگر ایسا کرنے سے طلبہ کی مصیبت بڑھی جاتی تھی۔ اِس لئے اِس کتاب کے مصنف نے جس قدر لکھا تھا صرف اُسی کی تصحیح مناسب معلوم ہوئی۔ اور اتنے ہی پر اکتفا کی۔ انتقادی حواشی سے بھی محتشی کر دیا ہے اور یہ امر خود تصحیح میں شامل ہے قافیہ کا بیان بالکل ناکافی ہے۔ اُسے بھی یوں ہی رہنے دیا تاکہ طلباء زوائد کے یاد کرنے کی مصیبت سے بچیں۔ یہ بھی ارادہ ایک مدت سے ہے کہ قواعد العروض مصنفہ جناب سید غلام حسنین صاحب قدر بلگرامی میں علم قافیہ کا اضافہ کر کے اس کتاب کو مکمل کر دوں۔ اس لئے بھی اس کتاب میں علم قافیہ کا اضافہ نہ کیا۔ میری تصحیح کے بعد اُمید ہے کہ طلباء اس کتاب سے غلط علم حاصل کرنے سے محفوظ رہینگے۔ ۸ دسمبر ۱۹۲۵ء

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر آف یونیورسٹی

اورینٹل کالج لاہور و لکچرار

و اگزامنر آف دی پنجاب یونیورسٹی



بحر العروض

شناوری بحر ناپید اکنار حمد محمود میں قافیہ آشنائے نطق کا تنگ ہے + اور غواصی دریائے بیکران نعت رسالت پناہ میں معرفت بقدر صاحب عقل و فرہنگ ہے + لہذا مطلب ضروری العرض کو حوالہ قلم کرتا ہے کہ اس ہیچ میرز ذرہ مثال پنڈت کنہیا لال دہلوی حال ملازم ریاست گڈھ امیٹھی اور مولف کتاب محاربہ عظیم اور کتاب سیر کشمیر سے بابو صاحب قدردان علم و ہنر صاحب عقل و ہوش سخن پرور گہر شناس جناب بابو اندر سنگھ بہادر وارث گدی راج ریاست گڈھ امیٹھی نے فرمایا کہ فی زمانہ شعر گوئی کا بازار بہت گرم ہے کوئی شہر و دیار بلکہ کوچہ و بازار ایسا نہیں جس میں شعر گو نہ ہو اگرچہ بعض اشخاص قافیہ اور ردیف کی تعریف سے بھی واقف نہیں مگر پھر بھی شعر گوئی کا دعوے کرتے ہیں۔ لہذا کوئی رسالہ مختصر تالیف کرنا چاہیئے کہ جس سے اُن صاحبوں کو فی الجملہ مدد اور اعانت پہنچے یعنی اگر اوزان و عوامض شعری سے واقف نہ ہوں تو وزن اور تقطیع تو اُن کو معلوم ہو جائے۔ اس فرمائش سے راقم الحروف نے بنظر اپنی بے بضاعتی کے تن دزدی کی تھی مگر خلاف مرضی صاحب موصوف بھی مناسب معلوم نہ ہوئی۔ لہذا چند اوراق تحریر کئے یہ صحیح ہے کہ اگر دریا کوزے میں بند کریں تو کشائش حال امواج ناممکن ہے مگر علم شئے بہ از جہل شئے پر نظر کر کے یہ رسالہ نذر اصحاب کرتا ہوں اُمید صاحبان سخن پرور اور سخنوران صاحب ہنر سے یہ ہے کہ اگر خطا ملاحظہ کریں اصلاح سے دریغ نہ فرمائیں اور بندہ کو رہین منت اور ممنون احسان بنائیں اگر مبتدیان فن شعر گوئی اس رسالہ کو پیش نظر رکھیں اور بتعمق سے ملاحظہ فرمائینگے تو ضرور فائدہ اُٹھائینگے +

پوشیدہ نہ رہے کہ شعر کے معنی اصطلاح میں یہ ہیں کہ کوئی کلام اوزان مقررہ میں سے کسی وزن پر ہو اور قافیہ[1] رکھتا ہو اور متکلم نے اُس کو بہ نیت موزونی کے کہا ہو اور کلام اُس کو کہتے ہیں جس کے معنی ہو سکتے ہوں اور سامع کو حاجت دوسرے کلمے کی برائے افادہ معنی کلام مذکور باقی نہ رہے اور لُغت میں شعر کے معنے جاننے کے ہیں اور شعر کو بیت بھی کہتے ہیں شاید اس وجہ سے کہ بیت گھر کو بھی کہتے ہیں اور گھر کے دو دروازے ہوتے ہیں اور شعر کے بھی دو مصرع ہوتے ہیں اور مصرع کے معنی بھی دروازے کے ہیں۔ اور ایک یہ بھی تاویل ہے کہ بیت یعنی گھر صحرانشینان عرب کا کمبل کا مثل خیمے کے بنا ہوتا ہے اور اس میں رسن اور میخ اور ستون چوبیں ہوتے ہیں اور شعر بھی مرکب سبب اور وتد اور فاصلہ سے ہوتا ہے اور لغت میں سبب رسی کو اور وتد میخ کو اور فاصلہ ستون کو کہتے ہیں گو اس کے اور بھی وجوہات ہیں مگر طول کلام ہوتا ہے لہذا جو مشتاق ہونگے وہ خود اور رسائل سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

واضح ہو کہ پہلے مصرع کے جزو اوّل کو صدر کہتے ہیں اور اُس کے اخیر جزو کو عُروض کہتے ہیں اور دوسرے مصرع کے جزو اوّل کو مطلع اور ابتدا کہتے ہیں اور اُس کے آخر جزو کو ضرب اور عجز اور اجزائے باقیماندہ شعر کو جو ان چاروں اجزا کے درمیان ہوتے ہیں اُن کو حشو کہتے ہیں بعضوں کا یہ قول ہے کہ چونکہ فن شعر میں عروض کا بہت ذکر ہوتا ہے لہذا اس فن کا نام بھی عروض رکھا ہے اور بعض کتب میں ایسا لکھا

---

[1] مولف نے وہ تعریف اختیار کی جو محققین کے نزدیک مردود ہے۔ قرین تحقیق تعریف شعر یہ ہے "کلام موزون مخیل جس سے سامع پر تاثیر انقباض یا انبساط ہو" اگرچہ حسب قواعد منطق قید وزن بھی ضروری نہیں۔ قافیہ و قصد متکلم کی قیدیں تو بالکل دور از کار ہیں۔ قافیہ کی قید سے فرد شعر سے خارج ہو جائیگا۔ قافیہ تحقق نفس شعر کے لئے لازم نہیں بلکہ عوارض میں سے ہے۔ اور قید قصد متکلم اور بھی لغو ہے۔ کیونکہ شعر اور نثر میں بنا برا غلبیت ما بہ الامتیاز وزن ہی ہے۔ جب کسی کلام میں وزن بحور پایا جائیگا۔ تو وہ نظم ہی ہوگا چاہے بقصد متکلم ہو یا بلا قصد متکلم احیاناً موزوں ہو گیا۔ ہاں بلا قصد ناظم کو اگر شاعر نہ کہیں تو بجا ہے ۱۲ سید اولاد حسین شادان بلگرامی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

ہے کہ اس علم کو خلیل ابن احمد بصری نے استخراج کیا ہے اور چونکہ وہ مکّے میں رہتا تھا اور مکّے کا نام بھی عروض ہے لہذا تیمناً اِس عِلم کا نام بھی مکّے کے نام پر یعنے عروض رکھا ہے۔

اب جاننا چاہئے کہ جس وزن میں بیت ہوتی ہے اس کو بحر کہتے ہیں اور جیسے دریا میں سے نہریں نکلتی ہیں اُسی طرح بحر شعر میں سے بوجہ زحافوں کے شعبے پیدا ہوتے ہیں ان زحافوں کا حال آئندہ لکھا جاوے گا اب بحر کا حال لکھا جاتا ہے کہ جن لفظوں سے بحر مرکب ہوتی ہے اُن کو اصول اور ارکان اور اجزا وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ ارکان دس ہیں دو پانچ حرف کے اور آٹھ سات حرف کے دو خماسی یہ ہیں۔ فعولن اور فاعلن اور آٹھ سات حرف کے یہ ہیں مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفاعِلتن متفاعلن مفعولاتُ تے کے پیش سے بغیر تنوین کے اب منجملہ انکے دو ایسے ہیں جن کا ع منفصل یعنے جدا ہے جیسے فاع لاتن و مستفع لن اس کا حال بھی آئندہ مذکور ہوگا۔

واضح ہو کہ ترکیب ارکان سالم[1] کی تین جزو پر منحصر ہے یعنے سبب وتد اور فاصلہ سبب دو حرفی کلمے کو کہتے ہیں اگر پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو اس کو سبب خفیف کہتے ہیں جیسے کر اور بر آور اگر دونوں متحرک ہوں اُس کو سبب ثقیل کہتے ہیں جیسے حلبی کے اوّل دو حرف وتد سہ حرفی کلمے کو کہتے ہیں اگر دو حرف اوّل متحرک اور تیسرا ساکن ہو اس کو وتد مقرون کہتے ہیں اور وتد مجموع بھی اُسی کو کہتے ہیں مثلاً اگر اور سفر اور اگر حرف آخر متحرک ہو اور بیچ کا حرف ساکن اُس کو وتد مفروق کہتے ہیں جیسے کارِمن کے پہلے تین حرف میں (ک) اور (ر) متحرک ہے اور (ا)

---

[1] سالم کی قید بڑھانا ضروری ہے۔ ورنہ مفعولات موقوف کے جزولات پر سبب وتد و فاصلہ میں سے کسی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے ۱۲ شادان بلگرامی

ساکن اور فاصلہ چار حرف یا پانچ حرف کے کلمے کو کہتے ہیں۔ اس میں اگر تین حرف پہلے متحرک اور پانچواں ساکن ہو اُس کو فاصلہ کبریٰ کہتے ہیں جیسے لفظ شکنمش کہ اس میں پہلے چار حرف متحرک ہیں اور پانچواں شِن ساکن اور بعضے چار حرفی کلمے کو فاصلہ بصاد مہملہ اور پانچ حرفی کو فاضلہ بضاد معجمہ کہتے ہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ فاصلہ کوئی علیحدہ جزو نہیں ہے کیونکہ اگر چار حرفی ہے تو دو سبب سے مرکب ہے۔ اگر پانچ حرفی ہے تو سبب اور وتد سے بنا ہُوا ہے اب ارکان کے اجزا سے مرکب ہونے کی حقیقت بیان ہوتی ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ فعولن میں اول وتد مجموع ہے اور اس کے بعد سبب خفیف اور فاعلن میں اس کا عکس یعنے سبب خفیف پہلے اور وتد مجموع بعد ازاں اور مفاعیلن میں اوّل وتد مجموع اور بعد ازاں دو سبب خفیف اور مستفعلن متّصل میں دو سبب خفیف اوّل اور بعد ازاں وتد مجموع اور فاعلاتن میں اوّل سبب خفیف اور بعد ازاں وتد مجموع اور من بعد سبب خفیف ثانی یعنے دو سبب خفیف میں ایک وتد مجموع بیچ میں واقع ہے۔ اور مفاعلتن میں اوّل وتد مجموع اور بعد اُس کے فاصلہ صغریٰ یا ایک سبب ثقیل اور دوسرا سبب خفیف اور متفاعلن میں فاصلہ یا دو سبب ثقیل اور خفیف اوّل اور وتد مفروق بعد ازاں فاع لاتن منفصل میں وتد مفروق اوّل اور دو سبب خفیف بعد اُس کے گویا یہ مفعولات کا عکس ہے اور مستفع لن منفصل میں ایک سبب خفیف اوّل میں اور ایک آخر میں اور بیچ میں وتد مفروق واقع ہے +

واضح ہو کہ خلیل بن احمد کو جو اس فن کا اُستاد اور موجد تھا دریافت ہُوا کہ اشعار عرب پندرہ[۱۵] بحریں موزوں ہوتے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔ طویل۔ مدید۔ بسیط۔ کامل۔ وافر۔ ہزج۔ رمل۔ رجز۔ منسرح۔ مضارع۔ سریع۔ خفیف۔ مجتث۔ مقتضب۔ تقارب۔ بعد ازاں ابوالحسن اخفش نے سولھویں بحر ایجاد کی اور اس کا نام متدارک رکھا۔ منجملہ

اور چار حرف متحرک اور ... فاصلہ صغریٰ کہتے ہیں ... اور پانچواں ساکن ہو [illegible]؟

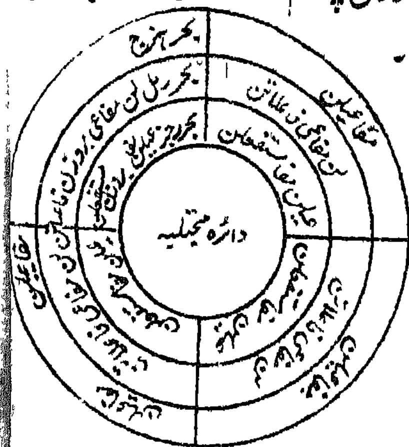
انکے بحرطویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل مخصوص عرب سے ہیں کہ ان میں شعرائے عجم بوجہ اُنکے نامطبوع اور نامرغوب ہونے کے شعر نہیں کہتے۔

بعد از خلیل ابن احمدؒ کے تین بحور اور ایجاد ہوتی ہیں وہ یہ ہیں جدید - قریب اور مشاکل اور یہ تینوں خصوصیت شعرائے عجم سے رکھتی ہیں بہرکیف یہ جملہ بحور انیس ہوئیں منجملہ اُن کے بعض بحور ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہیں وہ یہ ہیں ہزج رجز رمل کامل وافر متقارب متدارک، اور بعض دو رکن کی تکرار سے ترکیب پاتی ہیں وہ یہ ہیں طویل - مدید - بسیط - سریع - خفیف - مجتث - منسرح - مضارع - مقتضب -

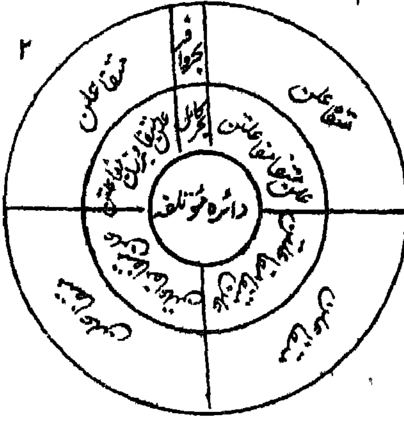
اب جاننا چاہیے کہ اصل بحر ہزج کی مفاعیلن ہے آٹھ بار اور اصل رجز کی مستفعلن آٹھ بار اور اصل رمل کی فاعلاتن آٹھ بار اور اصل کامل کی متفاعلن آٹھ بار اور اصل وافر کی مفاعلتن آٹھ بار اور اصل متقارب کی فعولن آٹھ بار اور اصل متدارک کی فاعلن آٹھ بار ہے اور اصل طویل کی فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن دو بار اور اصل مدید کی فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن دو بار اور اصل بسیط کی مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن دو بار اور اصل سریع کی مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار اور اصل خفیف کی فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار اور اصل مجتث کی مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن دو بار اور اصل منسرح کی مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار اور اصل مضارع کی مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن دو بار اور اصل مقتضب کی مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار اور اصل بحر جدید کی فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دو بار اس بحر کا مخترع بزرجمہر وزیر نوشیروان ہے اور اس بحر کو قریب بھی کہتے ہیں اصل قریب کی مفاعیلن فاعلاتن دو بار ہے۔ کہتے ہیں کہ اس بحر کو مولانا یوسفؒ عروضی نیشاپوری نے اختراع کیا ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے اوّل علم عروض فارسی میں تصنیف کیا تھا اصل بحر مشاکل کی فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار ہے۔

واضح ہو کہ دراصل جملہ بحور کے جزو آٹھ آٹھ ہیں باستثناء بحر سریع اور خفیف کہ اُنکے صرف چھ چھ جزو ہیں اور جس بحر کے آٹھ جزو ہوں اُس کو مثمن کہتے ہیں اگر دو جزو گرا دیئے جائیں تو اُس کو مسدس اگر چار جزو گرا دئے جاویں تو اُس کو مربع کہتے ہیں اور عربی میں تین اور دو جزو کی بحر بھی ہوتی ہے مگر بعضے اُس کو ایک مصرع اولین شمار کرتے ہیں جس کے پہلے جزو کو صدر اور آخر کے جزو کو عروض اور بیچ کے جزو کو حشو کہتے ہیں، اور بعضے مصرع ثانی جس کے پہلے جزو کو ابتدا اور آخر کے جزو کو عجز اور بیچ کے جزو کو حشو کہتے ہیں مگر فارسی اور اُردو میں مثمن اور مسدس اور مربع کے سوا مستعمل نہیں اور جب بحر مثمن سے دو جزو گرا دیں تو اُس کو مجزو کہتے ہیں کیونکہ اُس کے ہر مصرع سے ایک جزو کم کیا جاتا ہے -

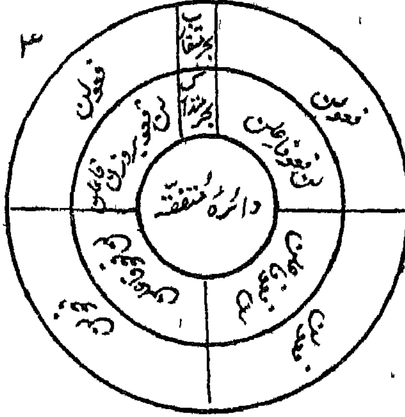
پوشیدہ نہ رہے کہ جب ان بحروں کے سبب اور وتد اور فاصلے کو تقدیم و تاخیر کریں تو اُس بحر سے دوسری بحر پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ الفاظ اُس کے مطابق اُس کے جزو کے ہونگے اُس کو فک بحور کہتے ہیں اور جسقدر بحور ایک دوسرے سے اس طرح پیدا ہوتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک دائرے سے ہیں مثلاً مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن بحر ہزج ہے اگر عیلن سے شروع کر کے مفا پر تمام کریں تو بحر رجز یعنے بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہو جاوے گا اسی طرح لن سے شروع کرنے اور عی پر ختم کرنے سے بحر رمل ہو جاویگی اسکا حال دائرۂ ذیل سے بخوبی واضح ہوگا -



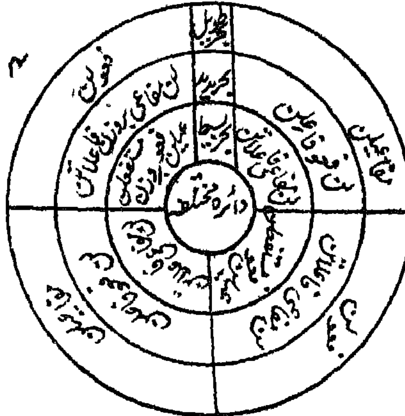
اس دائرہ کو مجتلبہ بلام مفتوح کہتے ہیں جلب کے معنی کھینچنے کے ہیں اور اس میں مفاعیلن بحر طویل اور مستفعلن بحر بسیط اور فاعلاتن بحر مدید کو کھینچ کر لایا ہے جو تینوں بحور دائرہ مختلفہ کی ہیں *



اس دائرے کو مؤتلفہ اس واسطے کہتے ہیں کہ اِن دونوں بحور کے ارکان کو آپس میں اُلفت ہے۔ یعنی دونوں سات حرف کے ہیں اور مرکب وتد اور فاصلہ صغریٰ سے +



اس دائرے کو متفقہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ اس کے پانچ حرف کے ارکان ہیں اور وتد مجموع اور سبب خفیف سے مرکب ہوتے ہیں۔ باہم اتفاق رکھتے ہیں +



اس دائرے کو مختلفہ اس واسطے کہتے ہیں کہ اس دائرے کے ارکان باعتبار حروف مختلف ہیں +

دائرۂ بالا کو مشتبہ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان چھ بحور کے ارکان آپس میں اشتباہ رکھتے ہیں یعنے بحر خفیف اور بحر مجتث میں مس تفعلن اور بحر مضارع میں فاع لاتن منفصل ہیں اور باقی بحور میں متصل اور منفصل اور متصل دونوں باہم مشتبہ ہیں اور بعضے اس دائرے کو وتد کہتے ہیں کیونکہ اس دائرے میں وتد مفروق واقع ہے اور سوائے اس کے اور کسی دائرہ میں وتد مفروق نہیں آیا ہے۔

اب بیان زحافوں کا کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ زحاف بزائے نقطہ دار مکسور جمع زحف کی ہے اور زحف کے معنی لغت میں ایک چیز کے اپنی اصل سے گر پڑنے کے ہیں چنانچہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اُس کو تیر زاحف کہتے ہیں اور علم عروض میں وہ

اصطلاح مراد ہے جو تغیرات ارکان بحور میں واقع ہوں اور عروضی زحاف لفظ جمع کو بجائے مفرد استعمال کرتے ہیں۔ الغرض تغیرات ارکان تین طرح پر ہیں۔ اوّل یہ کہ کسی حرف متحرک کو ساکن کریں دوسرے یہ کہ ارکان میں سے بعض حرف کم کریں تیسرے یہ کہ ارکان میں کچھ اور زیادہ کریں الغرض یہ سب زحافات پینتیس یعنے سی و پنج ہیں۔ بعضے ان میں کے ایسے ہیں کہ مختص ایک ایک رکن سے ہیں اور بعضے کئی ارکان میں واقع ہوتے ہیں

بیان زحافات۔ اضمار متفاعلن کی ت ساکن کرنے کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ متفاعلن بسکون تا مستعمل نہیں ہے اس واسطے اُس کی جگہ مستفعلن لاتے ہیں یہ زحاف بحر کامل سے مختص ہے کیونکہ متفاعلن سوائے بحر کامل کے اور کسی بحر میں نہیں آتا اور جس رکن میں اضمار واقع ہوتا ہے اُس کو مضمر کہتے ہیں۔ عصب مفاعلتن کے لام کے ساکن کرنے کو کہتے ہیں۔ اور مفاعلتن بسکون لام کی جگہ مفاعیلن لاتے ہیں یہ زحاف مختص بحر وافر سے ہے کیونکہ یہ رکن بھی سوائے بحر وافر کے اور کسی بحر میں واقع نہیں ہوتا اور جس رکن میں عصب واقع ہوتا ہے اُس کو معصوب کہتے ہیں وقف مفعولات کی ت کے ساکن کرنے کو کہتے ہیں اور اُس کی جگہ مفعولان لاتے ہیں یہ زحاف تین بحر میں آتا ہے سریع اور منسرح اور مقتضب میں اور اس زحاف والے رکن کو موقوف کہتے ہیں۔ خبن رکن کے پہلے سبب خفیف کے حرف ساکن کے گرانے کو کہتے ہیں پس جب فاعلن سے الف گرا دیں فعلن رہ جاویگا اور فاعلاتن متصل سے فعلاتن اور جب مستفعلن سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل سین دور کریں متفعلن رہ جاویگا اس کی جگہ مفاعلن رکھدینگے اور جب مفعولات سے ف دُور کرینگے معولات باقی رہیگا اس کی جگہ فعولات رکھدینگے یہ فاعلاتن منفصل میں واقع نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ اُس کا پہلا وتد مفروق ہے اور یہ زحاف سوائے سبب خفیف کے اور کسی میں واقع نہیں ہوتا اور یہ زحاف بحر رمل اور رجز اور بدید اور

اض

عص

وقف

بسیط اور متدارک اور سریع اور خفیف اور منسرح اور مجتث اور مقتضب میں آتا ہے اور
جس رکن میں یہ زحاف ہوتا ہے اُس کو مخبون کہتے ہیں طیؔ رکن کے پہلے دو سبب
خفیف کے چوتھے حرف ساکن کے گرا دینے کو کہتے ہیں پس مستفعلن کی ت کے گرانے
سے مستعلن باقی رہتا ہے اُس کی جگہ میں مفتعلن رکھتے ہیں اور مفعولات کی واؤ کے
دُور کرنے سے مفعلات عین کے پیش کے ساتھ رہتا ہے اس کی جگہ فاعلات ت
کے پیش سے رکھتے ہیں یہ زحاف بحر بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح اور مقتضب
میں آتا ہے اور بحر خفیف اور مجتث میں نہیں آتا کس واسطے کہ ان میں مستفعلن متصل
ہے اور چوتھا حرف ساکن وتد میں واقع ہوا ہے نہ سبب خفیف میں اور اس زحاف
کے واسطے چوتھا حرف ساکن دو سبب خفیف کا ہونا چاہیئے۔ اور ایسے ارکانوں کو
کف مطوی کہتے ہیں۔ کفؔ۔ ساتویں حرف ساکن کے گرانے کو کہتے ہیں بشرطیکہ وہ ساکن سبب
خفیف میں واقع ہوا ہو پس مفاعیلن نون کے گرنے سے مفاعیل لام مضموم سے رہتا ہے
اور فاعلاتن خواہ متصل ہو خواہ منفصل فاعلات ت مضموم سے ان رکنوں کی جگہ اور رکن نہیں
رکھتے۔ کیونکہ یہ رکن مستعمل باقی رہتے ہیں اور یہ زحاف بحر طویل اور مدید اور ہزج
اور رمل اور خفیف اور مجتث اور مضارع میں آتا ہے اور رکن مزاحف کو مکفوف
قبض کہتے ہیں۔ قبضؔ پانچویں حرف ساکن سببی کے گرانے کو کہتے ہیں پس مفاعیلن سے
یے کے دُور کرنے سے مفاعلن اور فعولن سے نون کے گرانے سے فعول لام مضموم سے
رہتا ہے اور یہ زحاف بحر طویل اور ہزج اور متقارب اور مضارع میں آتا ہے اور
تشعیث ایسے ارکانوں کو مقبوض کہتے ہیں تشعیثؔ فاعلاتن کے وتد مجموع سے حرف متحرک کے
گرانے کو کہتے ہیں مگر اس متحرک میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک عین گرتا ہے
اور بعضوں کے نزدیک لام اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ زحاف وتد مجموع سے حرف ساکن
یعنے الف کے گرانے کو کہتے ہیں اور اُس کے بعد حرف متحرک کہ اُس سے پہلے ہے یعنے

لام ساکن ہو جاوے پس پہلی صورت میں فاعلاتن اور دوسری صورت میں فاعاتن اور
تیسرے میں فاعِلتن ہوتا ہے مگر تینوں صورتوں میں مفعولن اُس کی جگہ آسکتا ہے یہ
زحاف بحر مدید اور خفیف اور رمل اور مجتث میں واقع ہوتا ہے اور ایسے رکن کو
مشعّث کہتے ہیں۔ قصر وہ ہے کہ رکن کے آخر سے سبب خفیف کے حرف ساکن کو
گرادیں اور اُس کے پہلے حرف کو ساکن کریں جیسے مفاعیلن سے نون کو گرا کر اُس کے
پہلے حرف یعنے لام کو ساکن کریں تو مفاعیل باقی رہے گا اور فاعلاتن سے خواہ متصل
ہو خواہ منفصل فاعلات اور فعولن سے فعول اور مستفعلن سے مستفعل باقی رہیگا اور
مستفعل کی جگہ مفعولن رکھتے ہیں اور باقی الفاظ ویسے ہی مستعمل ہوتے ہیں یہ زحاف
بحر طویل اور مدید اور ہزج اور رمل اور متقارب اور مضارع اور خفیف اور مجتث
میں آتا ہے اور ان ارکانوں کو مقصور کہتے ہیں قطع رکن کے اخیر سے وتد مجموع کے
حرف ساکن کے گرانے کو کہتے ہیں اور اُس کے پہلے حرف کے ساکن کرنے کو پس
مستفعلن سے مستفعل اور فاعلن سے فاعل اور متفاعلن سے متفاعل لام کے سکون
کے ساتھ باقی رہتا ہے اور بجائے اوّل کے مفعولن اور بجائے دوسرے کے فعلن عین
ساکن کے ساتھ اور بجائے تیسرے کے فعلاتن عین کے کسرہ کے ساتھ استعمال کرتے
ہیں اور یہ زحاف[1] رکن فاعلاتن منفصل میں اس طرح سے ہے کہ اُس کے آخر سے
سبب خفیف گرادیں اور اُس کے وتد مجموع یعنے علا کے حرف ساکن یعنے الف کو گرا کر
لام ماقبل کو ساکن کریں پس فاعل باقی رہے گا اُس کی جگہ فعلن رکھا گیا یہ زحاف
بحر رجز اور کامل اور رمل اور متدارک اور بسیط اور مدید اور سریع اور خفیف اور

قصر

قطع

---

[1] قطع کا رکن فاعلاتن میں جس طرح مولف نے لانا بتایا ہے یہ مولف کی خاص ایجاد ہے۔ یہ صورت
حذف و قطع معاً سے ہوسکتی ہے اور اجتماع حذف و قطع کا نام بتر ہے پھر بتر مخصوص فاعلاتن سے
نہیں فعولن میں بھی بتر ہوتا ہے ۱۲ شادان بلگرامی

مقتضب میں واقع ہوتا ہے اور بحر مجتث میں سوائے فاعلاتن کے اور کسی رکن میں
نہیں آتا کیونکہ مستفعلن اس بحر میں منفصل ہے اور منفصل کے آخر میں سبب خفیف
ہوتا ہے نہ وتد مجموع اور بحر مضارع میں بھی بوجہ وتد مفروق کے ہونے کے نہیں
وقص آتا ان ارکانوں کو مقطوع کہتے ہیں وقص متفاعلن مضمر کے مخبون کرنے کو کہتے ہیں۔
یعنے اُس کی ت کو جو بسبب اضمار کے ساکن ہوجاتی ہے خبن کرکے گرادیں تو مفاعلن
رہے گا اور مستفعل مخبون سے مشتبہ ہوجاوے گا۔ لیکن فرق یہ ہے کہ مفاعلن موقوص
عقل سے بدلا ہوا اس واسطے سوا بحر کامل کے اور کسی بحر میں نہیں آتا عقل مفاعلتن معصوب
کے مقبوض کرنے کو کہتے ہیں لام مفاعلتن کا بسبب عصب کے ساکن ہوا تھا اور
مفاعیلن سے بدلا گیا تھا اور جب مفاعیلن معصوب سے یا کو بسبب قبض کے گرادیا
مفاعلن رہ گیا پس مفاعیلن مقبوض سے مشابہ ہوگیا لیکن یہ زحاف یعنے عقل مختص
مفاعلتن سے ہے اور جب مفاعلن بحر وافر میں ہوگا تو اُس کو معقول تصوّر کرنا
نقص چاہئے نہ مقبوض نقص[۱] مطوی کرنا متفاعلن مضمر کا یعنے پہلے متفاعلن سے بسبب اضمار
کے ت کو ساکن کریں اور پھر بوجہ طے کے چوتھے حرف ساکن کو گرادیں پس مستفعلن رہ
کسف جاوے گا۔ اُس کی جگہ مفتعلن رکھیں گے یہ زحاف بحر کامل سے مختص ہے کسف بسین بے نقطہ[۲]
اور شین معجمہ سے بھی درست ہے مفعولات میں وقف اور کف کے جمع کرنے کو کہتے ہیں
یعنے مفعولات کی ت کو اوّل بسبب وقف کے ساکن کریں اور پھر بسبب کف کے گرادیں

---

[۱] نقص اجتماع عصب و کف کا نام ہے رکن مفاعلتن میں پس مفاعلتن سے مفاعیل منقوص ہے جو تعریف مولف نے لکھی ہے وہ خزل کی ہے نہ نقص کی مفتعلن۔ متفاعلن کا مخزول ہے ۔ شادان بلگرامی

[۲] یہ تعریف کسف کی صحیح نہیں کیونکہ مفعولات میں وقف کے بعد لات بسکون تا رہتا ہے۔ یعنی پہلا حرف متحرک اور دوسرا اور تیسرا ساکن ہے ۔ اس جزو پر نہ تعریف سبب صادق آتی ہے اور نہ تعریف وتد۔ اور کف کی تعریف خود مولف نے ساکن ہفتم سبب کو گرانا لکھی ہے اور لات بسکون تا سبب خفیف نہیں پھر کف کیونکر ہو۔ لہذا اس کی تعریف یہ ہے کہ جس رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو اس وتد کے متحرک دوم کے گرانے کو کسف کہتے ہیں ۱۲ شادان بلگرامی

پس مفعولا باقی رہا اُس کی جگہ مفعولن رکھیں گے یہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب میں آتا ہے شکل شین نقطہ دار سے فاعلاتن متصل میں خبن اور کف کے جمع کرنے کو کہتے ہیں پس جب الف فا کا بسبب خبن کے اور نون بسبب کف کے گرا دیں تو فعلات عین مکسور اور ت مضموم کے ساتھ باقی رہا اور یہ زحاف بحر رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث میں واقع ہوتا ہے حذف رکن کے اخیر سے سبب خفیف کے گرانے کو کہتے ہیں پس فعولن اور مفاعیلن اور فاعلاتن سے فعو اور مفاعی اور فاعلا باقی رہا اُن کی جگہ فعل اور فعولن اور فاعلن رکھتے ہیں یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور ہزج اور رمل اور مضارع اور مجتث اور طویل اور متقارب میں آتا ہے حذ جیم مفتوح اور ذال نقطہ دار سے رکن کے آخر سے وتد مجموع کے گرانے کو کہتے ہیں پس مستفعلن سے مستف اور متفاعلن سے متفا اور فاعلن سے فا باقی رہتا ہے اور اس کی جگہ فعلن بسکون عین اور فعلن بکسر عین اور فع رکھتے ہیں۔ اس رکن کو احذ الف اور جیم مفتوح کہتے ہیں اور یہ زحاف بحر بسیط اور کامل اور رجز اور متدارک میں بہت آتا ہے اور باقی بحور میں گو مستفعلن متصل ہو مگر کم واقع ہوتا ہے اور مستفع لن منفصل میں ہرگز نہیں آتا۔ صلم صاد بے نقطہ مفعولات میں سے وتد مفروق کے گرا دینے کو کہتے ہیں پس مفعو باقی رہا اُس کی جگہ فعلن بسکون عین رکھا گیا اور ایسے رکن کو اصلم کہتے ہیں یہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب میں آتا ہے۔ قطف رکن مفاعلتن میں عصب اور حذف کے جمع کرنے کو کہتے ہیں پس جب لام مفاعلتن کا بسبب عصب کے ساکن ہوا اور سبب خفیف آخر سے بسبب حذف کے گر گیا مفاعل رہا اُس کی جگہ فعولن رکھا جائیگا یہ زحاف بحر وافر کے ساتھ مختص ہے بتر فعولن میں حذف اور قطع کے جمع

حذف

قطف

تبر

سلہ پہلے عمل خبن سے عمل کف کرو کیونکہ خبن کو پہلے کرنے سے ساتواں حرف ساکن سببی نہیں رہتا۔ پھر کف کیسے ہوسکے ۱۲ سید اولاد حسین شاداں بخاری بلگرامی

کرنے کو کہتے ہیں جب لن بسبب حذف کے اور واو بوجہ قطع کے ساقط ہوئے اور عین ساکن ہوگیا تو فع باقی رہا۔ فعولن سے فع ابتر ہے۔

واضح ہو کہ مفاعیلن میں جب زحاف جبّ اور خَرم دونوں کو جمع کرتے ہیں اُس کو بھی تبر کہتے ہیں اس کا حال آیندہ مذکور ہوگا انشا اللہ تعالےٰ۔ ایسے ارکان کو ابتر کہتے ہیں اور یہ زحاف بحر متقارب اور ہزج میں واقع ہوتا ہے اور مضارع اور طویل میں بھی شائد آتا ہو مگر دیکھنے میں نہیں آیا تسبیغ سین بے نقطہ اور غین معجمہ سے اس کی تعریف یہ ہے کہ سبب خفیف میں کہ رکن اور مصرع کے آخر میں ہو ایک الف زیادہ کریں پس مفاعیلن اور فعولن اور فاعلاتن سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل مفاعیلان اور فعولان اور فاعلاتان ہوجاتا ہے مگر فاعلاتان مستعمل نہیں ہے لہذا اُس کی جگہ فاعلیان رکھتے ہیں یہ زحاف بحر ہزج اور رمل اور مضارع اور متقارب اور خفیف اور مدید اور طویل اور مجتث میں آسکتا ہے اور رجز میں ممکن نہیں کیونکہ اس میں مستفعلن متصل ہے اور متصل کے آخر میں وتد مجموع ہے اور یہ زحاف سبب خفیف میں واقع ہوتا ہے مگر بحر مضارع میں آسکتا ہے کیونکہ اُس میں مستفع لن منفصل ہے اور منفصل کے آخر میں لن سبب خفیف ہے ایسے ارکان کو مُسبّغ کہتے ہیں۔ اذالہ وتد مجموع میں کہ رکن کے آخر میں واقع ہو الف زیادہ کرنے کو کہتے ہیں پس مستفعلن اور فاعلن اور متفاعلن سے مستفعلان اور فاعلان اور متفاعلان ہوجاتا ہے یہ زحاف بحر رجز اور متدارک اور بسیط اور کامل اور سریع اور منسرح اور مقتضب میں آتا ہے اور عُروض اور ضرب میں اکثر واقع ہوتا ہے اور حشو میں[۱] کم اور صدر اور ابتدا میں نہیں آتا ایسے ارکان کو مذال کہتے ہیں ترفیل وتد مجموع

(حاشیہ: تبر — تسبیغ — اذالہ)

---

[۱] بحور مثمنات مسمطات چہار گوشہ میں رکن دوم و ششم کو بمنزلہ عروض و ضرب قرار دیکر ان ارکان دوم و ششم میں تسبیغ و اذالہ لاتے ہیں گویا مثمن کو دو مربع پر تقسیم کر لیتے ہیں تاکہ رکن دوم و ششم حکم عروض و ضرب میں ہوجائیں۔
مثال تسبیغ در حشو۔ قاآنی ؎ چوں گرد مہرہ سیم در دست حقہ بازاں ٭ ہر لحظہ چرخ دارے آں حقۂ زریں را ٭
مثال اذالہ در حشو۔ بدر چاچی ؎ آں شاہ نیب لرزہ دار۔ سر طالش چوں سازد نزار ٭ آتش شود بر خاک و خار۔ از تیغ حمیٔ ریختہ ٭ شادان نقوی بخاری بلگرامی۔

ہیں کہ رکن کے آخر میں واقع ہو سبب خفیف زیادہ کرنے کو کہتے ہیں پس مستفعلن اور فاعلن اور
متفاعلن سے مستفعلاتن اور فاعلاتن اور متفاعلاتن ہوجاتا ہے مگر یہ زحاف فارسی میں بہت کم آتا
ہے ان ارکان کو مرفل کہتے ہیں جدع رکن مفعولات کے دو سبب خفیف کے گرانے کو کہتے ہیں — **جدع**
اِس صورت میں لاتُ[۱] باقی رہتا ہے اور اُس کی جگہ فاع رکھدینگے اور جب فاع الف کے
گرانے سے فع رہ جاوے اُس کو منحور کہتے ہیں اور جس رکن میں جدع واقع ہُوا ہو اُسکو مجدُوع کہتے
ہیں یہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب سے علاقہ رکھتا ہے۔

جبّ مفاعیلن سے دونوں سبب خفیف کے گرانے کو کہتے ہیں اس صورت میں مفا — **جب**
باقی رہتا ہے اُسکی جگہ فعل لام ساکن سے بدل لیتے ہیں یہ زحاف بحر ہزج کے سوا اور کسی
بحر میں نہیں آتا اور ایسے رکن کو مجبوب کہتے ہیں خرم یہ ہے کہ وتد مجموع سے کہ رکن کے اوّل — **خرم**
میں ہو حرف متحرک اوّل کو گرادیں یہ زحاف اکثر صدر میں اور کمتر ابتدا میں واقع ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اس زحاف کے نام حسب موقع اور موضع علیحدہ علیحدہ ہیں مثلاً اگر یہ زحاف
فعولن میں واقع ہو عولن باقی رہیگا اُس کی جگہ فعلن رکھیں گے اس صورت میں اس زحاف
کا نام ثلم ہوتا ہے اور اگر فعولن میں خرم کو قبض کے ساتھ جمع کریں یعنے ف کو بسبب — **ثلم**
خرم کے اور نون کو بوجہ قبض کے گرادیں عول بلام مضمُوم باقی رہے گا اُس کو فعل سے
بدل دینگے اس مقام پر اس زحاف کو ثرم کہیں گے اور اگر مفاعلتن میں سے بسبب — **ثرم**
خرم کے میم گرادیں اس کو عضب کہیں گے اور اگر اس رکن میں خرم اور عضب کو جمع — **عضب**
کریں یعنے میم بسبب خرم کے گرادیں اور لام کو بسبب عضب کے ساکن کریں۔ فاعلْتن
لام ساکن سے باقی رہیگا اور اُس کو مفعولن سے بدلینگے اس زحاف کو قصم کہتے ہیں — **قصم**
اور اگر خرم کو عقل کے ساتھ اُسی رکن میں جمع کریں یعنے مفاعِلتن کہ بسبب عضب

---

[۱] یہ تعریف جدع کی ناقص ہے کیونکہ لاتُ بضم تا باقی رہتا ہے لہذا اسکا ہم وزن فاعُ بھی بحرکت عین یعنے وتد مفروق ہوگا۔ حالانکہ اوزان بحور میں فاع بسکون عین آتا ہے یہی وجہ ہے کہ محقق علیہ الرحمہ اسکو صلم مقصور کہتے ہیں مفعولاتُ میں صلم کے لانے سے مفعو رہا جب مفعو میں قصر کیا مفع بسکون عین ہوا اُسکو فاع سے بدل لیا۔ فشادان بلگرامی

کے لام اُس کا ساکن ہوکر اور بسبب قبض کے گر کر مفاعلتن رہا تھا اور اُس کو مفاعلن کے ساتھ بدل لیا تھا اب اُس کے میم کو بسبب خرم کے گرا کر فاعلن کرلیں تو اس صورت میں اس زحاف کو اجم کہیں گے اور اگر مفاعیلن میں خرم کریں یعنے اُس کے میم کو گرادیں اُس کو اخرم کہیں گے اور جب میم گر جاوے گا فاعیلن باقی رہے گا اُس کو مفعولن سے بدل لینگے اور جب اس رکن میں خرم اور قبض جمع کریں یعنے میم خرم سے اور یاے تحتانی بوجہ قبض کے گرادیں

شتر فاعلن باقی رہیگا اس صورت میں اس رکن کو اشتر کہیں گے اور جب اس رکن میں خرم کو کف کے ساتھ جمع کریں یعنے میم بسبب خرم کے اور نون بسبب کف کے گرادیں فاعیل

خرب لام مضموم سے باقی رہے گا اُس کی جگہ مفعول رکھدینگے اس صورت میں اس رکن کو اخرب کہینگے اور جس وقت ایسے رکن میں اخرم کو جب کے ساتھ جمع کریں یعنے میم سبب خرم کے اور دونوں سبب کو بوجہ جب کے گرادیں فا باقی رہیگا اُس کو فع سے بدلینگے اس

بتر صورت میں اس رکن کو ابتر کہینگے یہ زحاف بحر متقارب[1] اور طویل اور ہزج اور وافر اور مضارع میں بہت آتا ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ جب مفاعیلن میں حذف اور قصر جمع کرینگے یعنے لن بسبب حذف کے گرادینگے

ہتم اور یاے تحتانی کو بسبب قصر کے گرا کر عین کو ساکن کریں مفاع باقی رہیگا اسکو اہتم اور جب اہتم کو خرم کے ساتھ جمع کریں یعنے میم مفاع کو گرادیں فاع عین کے سکون سے باقی رہے گا +

اب ایک امر اور قابل تحریر کے پایا گیا یعنے کبھی ارکان میں سے اکھٹا دو حرف کا گرانا جائز

معاقبہ نہیں ہوتا اس امر کو معاقبتہ کہتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ ایک دفعہ دونوں کا گرادینا جائز

مراقبہ ہے اور نہ اکھٹا ایک جائے دونوں کا ثابت رکھنا جائز ہے اس امر کو مراقبتہ کہتے ہیں + فقط

---

[1] متقارب کا وزن فعولن آٹھ بار ہے۔ اور جب کی تعریف مولف نے یہ لکھی ہے کہ "مفاعیلن سے دونوں اسباب خفیفہ کا گرادینا" اس تعریف سے ایک تو جب مخصوص رکن مفاعیلن سے ہوگیا۔ دوسرے جب فعولن میں دو سبب خفیف نہیں جس کی قید تعریف جب میں ہے تو عمل جب فعولن میں کیسے ہو لہٰذا بتر کی تعریف اجتماع حذف و قطع ہی صحیح ہے ۱۲ شاد (۱، نقوی، بخاری، بلگرامی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزج

ہزج مثمن سالم۔ بحر ہزج بمعنی خوش آواز مثل سرود۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال

نہ کھینچ اے شانہ ان زلفوں کو یاں سودا کا دل اٹکا ✤ اسیر ناتواں ہے یہ ندے زنجیر کا جھٹکا ✤

نہ کھینچ اے شا مفاعیلن نہ ان زلفو مفاعیلن کُ یا سودا مفاعیلن کَ دل اٹکا مفاعیلن اسیرے نا مفاعیلن تواہے یہ مفاعیلن ندے زنجی مفاعیلن رکو جھٹکا مفاعیلن برائے مشق تقطیع کرو از شادان بلگرامی ۵

میں کیا کیا سوچتا تھا ہوگئی قطع امید اُنتو جواب خط میں نامہ میرا آیا دھجیاں ہوکر

بحر ہزج مثمن اخرب

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن ✤

مثال

کاکل کا نظارہ نہ کر اے[۱] دل کہ ہے افعی ✤

کاکل کا مفعول نظارہ ن مفاعیلن کر اے دل مفعول کہ ہے افعی مفاعیلن ✤

---

[۱] اس مصرع کا وزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ہے۔ بحر مرحوم لکھنوی ۵ دل خستۂ نصیری کے اے بندہ نواز آیا ✤ مرمر کے جیا پھر بھی جا بنیاز نہ باز آیا ✤ دل خستہ مفعول نصیری کے مفاعیلن اے بند مفعول نواز آیا مفاعیلن ۱۲ شادان بلگرامی

ہزج

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن +

مثال

مقدور نہیں اُس کی تجلّی کے بیان کا چوں شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا

مقدو رِ مفعولُ نہی اُس کی مفاعیلُ تجلّی کے مفاعیلُ بیا کا فعولن چو شمع مفعولُ سراپا ہُ مفاعیلُ اگر صرفِ مفاعیلُ زبا کا۔ فعولن

بحر ہزج مثمن اشتر[1]

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن +

مثال

بزم غیر سے اُٹھنا یار کا تعجّب ہے معتقد ہوں میں اپنے جذبۂ محبّت کا

بزم غی فاعلن رسے اُٹھنا مفاعیلن یار کا فاعلن تعجب ہے مفاعیلن معتقد فاعلن ہو مے اپنے مفاعیلن جذبۂ فاعلن محبّت کا مفاعیلن +

[illegible]

بحر ہزج مقصور محذوف

مفاعیل[2] مفاعیل مفاعیل ۔ فعولن

مثال

نہ کھینچ آہ نہ کھینچ آہ دل یار ہے نازک +

---

[1] چونکہ شتر خرم اور قبض کے اجتماع کا نام ہے اور خرم مخصوص صدر و ابتدا سے ہے اس لئے رکن سوم فاعلن اشتر نہیں ہو سکتا کیونکہ حشو میں ہے لہذا حشو اول دراصل مفاعیلُ مکفوف تھا اور حشو ثانی مفاعلن مقبوض ۔ جب مفاعیل مفاعلن میں سیبق کی تو مفاعیلن فاعلن ہو گیا لہذا اس بحر کا نام ہزج مثمن اشتر مکفوف مقبوض مخبق ہونا چاہئے ۔ یا بحکم مسمط رکن سوم کو بھی ابتدا مانیں تو ہزج مثمن اشتر بھی کہنا درست ہوگا ۱۲ شادان بلگرامی

[2] ہر سہ مفاعیل کے لاموں کو ساکن قرار دیکے مولف نے انکو مقصور کہہ دیا حالانکہ زحاف قصر عروض و ضرب سے مخصوص ہے وہ صدر و ابتدا و حشو میں کیونکر آئے یہ تسامح فقیر سے حدائق البلاغت میں اور اسیر سے شجرۃ العروض میں بھی ہوا ہے لام ان مفاعیل کے متحرک ہیں اور مفاعیلن میں زحاف کف واقع ہوا ہے ۔ یہ بحر ہزج مکفوف محذوف ہے ۔ اردو میں یہ بحر مستعمل نہیں ۔ مولوی روم سے ؎ زہے بلغ زہے راغ کہ بشگفت زبالا + زہے باغ مفاعیلُ زہے راغ مفاعیل + کہ بشگفتِ مفاعیلُ زبالا فعولن ۱۲ شادان بلگرامی

نہ کھینچ آہ مفاعیل نہ کھینچ آہ مفاعیل دل یار مفاعیل ہے نازک فعولن *
اس بحر[1] کے ساتھ بحر اخرب مکفوف مقصور بھی موزوں ہو سکتا ہے یعنے اگر ایک مصرع
اس بحر کا اور دوسرا مصرع بحر مکفوف مقصور کا لگا دیا جاوے تو ناموزون نہ ہوگا *

ہزج مسدس محذوف مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال

سرہانے درد کے آہستہ بولو ابھی ٹک روتے روتے سوگیا ہے

بحر ہزج مسدس مقصور — ہزج

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل -

مثال

نہ کھینچ اے شانہ زُلف یار کو آہ کہ دل بھی ہے اسی زنجیر میں قید
نکے چ شا مفاعیلن ن زُلف یا مفاعیلن رکو آہ مفاعیل کہ دل بی ہے مفاعیلن اسی بحر ہزج
زنجی مفاعیلن رمے قید مفاعیل *

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض اشتر مسبغ — ہزج

مفعول مفاعلن مفاعیلان *

مثال

کہتا ہے کہ اب نہ کھینچ تو آہیں ہیں دل سے ترے تو ہم ٹلک آہیں
کہتا ہَ مفعولُ کہ اب نہ کے مفاعلن چ تو آہیں مفاعیلان ہے دل سِ مفعولُ ترے
تُہم مفاعلن ٹلک راہیں مفاعیلان * یہ شعر مثال اخرب مقبوض مسبغ کی ہے اس میں
شتر نہیں ہے - صدر و ابتدا اخرب ہیں اور حشو مقبوض - اور عروض و ضرب مسبغ ۱۲ شادان بلگرامی

---

[1] ہزج مکفوف محذوف مُفاعیلُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فعولن کے ساتھ اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیلُ مُفاعیلُ فعولن کا اجتماع جائز ہے ۱۲ شادان بلگرامی

کبھی اس وزن میں زحافات بدل بھی جاتے ہیں (زحافات کے بدلنے سے مقصود مصنف یہ
ہے کہ ابتدا اخرم اور حشو مصرع ثانی اشتر بھی آتی ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے مگر یہ
خیال غلط ہے بلکہ مصرع ثانی کے ابتدا و حشو کا بھی وزن مفعول مفاعلن تھا جب ان دونوں
میں تحقیق کی تو وزن مفعولن فاعلن ہوگیا اس لئے کہ شتر در اصل خرم ہے اور خرم صدر
و ابتدا سے مخصوص ہے لہذا حشو میں نہیں آ سکتا ہے ۱۲ شادان بلگرامی

مثلاً

بیٹھا وہ رقیب کے جو پہلو میں اُٹھا یہ درد دل کہ کھینچی آہ

بیٹا وُ مفعول رقیب کے مفاعلن جُ پہلو میں مفاعیلان اٹھا یہ مفعولن درد
دل فاعلن کہ کیچی آہ مفاعیلان +

ہزج ہزج مُسدّس اخرب مقبوض

مفعول مفاعلن مفاعیلن +

مثال

کہتے ہیں کہ وہ نگار آتا ہے کیا فائدہ جی ہی تن سے جاتا ہے

کہتے ہَ مفعول کہ وہ نگا مفاعلن رآتا ہے مفاعیلن کا فائے مفعولُ وَجی ہِ تن
مفاعلن سِ جاتا ہے مفاعیلن +

ہزج ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

مفعول مفاعلن فعولن مثال

دیوانۂ روئے یار ہوں میں اس کام میں ہوشیار ہوں میں

دیوانہ مفعول ءُ روی یا مفاعلن رہو میں فعولان اس کا م مفعول م ہوش
مفاعلن رہو میں فعولان +. یہ مثال مقصور کی ہے لہذا عروض و ضرب کا وزن مفاعیل
نہ فعولن محذوف کی مثال - گذری شب الخ ہے ۱۲ شادان بلگرامی

گذری شب آفتاب نکلا
ذرہ سے مہ آفتاب نکلا

ہزج

ہزج مُسدّس اخرم محذوف واشتر

(مفعولن فاعلن فعولن - اخرم محذوف اشتر نہیں بلکہ اخرب مقبوض مجبق محذوف ہے کیونکہ شتر حشو میں نہیں آسکتا - دراصل مفعولُ مفاعلن فعولن تھا بوجہ تخبیق مفعولن فاعلن فعولن ہوگیا ۱۲ شادان بلگرامی)

مثال

دیکھا ہے روئے یار میں نے　　　دیکھی ہے اک بہار میں نے

دیکا ہے مفعولن روے یا فاعلن رمے نے فعولن　　　دیکھی ہے مفعولن ایک بہا فاعلن رمے نے فعولن ❖

یہ زلفوں سے دل کا بناؤ کھیلنا اے شاہ لف خوبان

ہزج

ہزج مُسدّس اخرب مقبوض مقصُور

مفعول مفاعلن مفاعیل ❖

مثال

رہتا ہے سدا خیال دلدار　　　نے طالب باغ ہوں نہ گلزار

رہتا ہَ مفعولُ سدا خیال مفاعلن ل دلدار مفاعیل نے طال مفعولُ ب باغ مفاعلن ن گلزار مفاعیل ❖ (رباعی اور مربع کے اوزان ملاکے ہزج کی اوناسی صورتیں فارسی اور اُردو میں مستعمل ہیں جن میں سے مصنف نے صرف بارہ لکھی ہیں ۱۲ شادان بلگرامی)

رجز بمعنے اضطراب اور جنبش کے ہیں اور اُس شتر کو بھی کہتے ہیں جو ایک قدم چل کر ٹھہر جاوے۔ (یہ بحر بیالیس طرح سے مستعمل ہے جن میں سے مصنف نے صرف پانچ صورتیں لکھی ہیں)

رجز سالم

رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ❖

مثال

ساغر مئے گلرنگ کا بھر کر مجھے دی ساقیا　　　زہد و ورع جھگڑا ہے کیا عہد جوانی مفت ہے

ساغرمٔ مستفعلن گل رنگ کا مستفعلن بر کر مجھے مستفعلن دی ساقیا مستفعلن زمدورع مستفعلن جگر پارہ کا مستفعلن عہد جو مستفعلن نی مفت ہے مستفعلن

رجز مثمن مطوی مخبون

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن +

مثال

خون جو کیا ہے بیگنہ تو نے مرا دل و جگر   لیتے ہیں تجھ سے حشر میں اپنے یہ انتقام دو

خوجو کیا مفتعلن ٥ بیگنہ مفاعلن تو ن مرا مفتعلن دل و جگر مفاعلن لیت ٥ تجھ مفتعلن سے حشر میں مفاعلن اپنے یہ ان مفتعلن تقام دو مفاعلن -

(اک تو ہوئی شکست دل اس پہ یہ جور ہو گیا / تیغ [illegible] واہ واہ جی [illegible] ہوا)

رجز مثمن مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

چہرہ کو اس بت کے قمر دیکھے تو جل جاوے وہیں ۔

چہرک اس مفتعلن بت کے قمر مفتعلن دیکھے تو جل مفتعلن جاوے وہیں مفتعلن + مولف نے لکھا تو صرف مطوی اور مثال مطوی نہ لائے ۔ مطوی کی مثال یہ ہے ؎

عشق میں جو تیز ہوا ۔ مرغ سحر خیز ہوا   چشم سے خونریز ہوا ۔ دل سے غم انگیز ہوا

رجز مسدس سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ہم کو ملا جو لطف کوئے یار کا   کب وہ صبا کو لطف ہے گلزار کا

ہم کو ملا مستفعلن جو لطف کو مستفعلن ئے یار کا مستفعلن کب وہ صبا مستفعلن کو لطف ہے مستفعلن گلزار کا مستفعلن + (تقطیع میں حروف حسب قاعدہ نہیں لکھے گئے کہاں تک ترمیم کیجائے)

رجز

رجز مسدس مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

ظلم کا اب اُس سے گلا لطف ہے کیا جو نہ سنے شکوہ کا کیا فائدہ ہے

ظلم کا اب مفتعلن اُس سے گلا مفتعلن لطف ہے کیا مفتعلن جو نہ سنے مفتعلن شکوک کا مفتعلن فائد ہے مفتعلن ٭

بحر رمل مثمن سالم[۳]

رمل بوریا بافی کو کہتے ہیں اور ایک راگ کا بھی نام ہے - اس بحر کے ہر رکن میں ایک وتد درمیان دو سبب کے ہے اور کل ارکانکی رو سے دو سبب درمیان دو وتد کے گویا چٹائی کی طرح بنے ہوئے ہیں اس لئے رمل نام رکھا یہ بحر او نچاس طرح سے مستعمل ہے)

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ٭

رمل سالم کو کم استعمال اُردو میں کرتے ہیں لہذا اُس کی تقطیع اور مثال نہیں لکھی گئی - مثال فارسی یہ ہے - اسیر ؎

ترک چشم او کند ساکن دل بیتاب مرا زندگانی کشتن آتش بود سیماب مرا

رمل

رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات ٭ **مثال**

غیر جب کہتے ہیں مجکو چھوڑ دے تو کوی یار دیکھ کر اُنکی طرف تکنے لگوں ہوں سوئے یار

دیکھکر اُن فاعلاتن کی طرف تک فاعلاتن نے لگو ہو فاعلاتن سوئے یار فاعلات

شاد ان بلگرامی ؎

آج کس کی اُلجھنیں دور اے میری جاں ہو گئیں کس کے ہاتھوں سے تری زلفیں پریشاں ہو گئیں

میری بزم تعزیت میں کونسا ہوگا بناو جب ابھی سے آپکی زلفیں پریشاں ہو گئیں

رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔

مثال

دل نہ کر منّت زراہ بیقراری بیشتر ناز کو کرتی ہے یاں الحاح وزاری پیشتر

دل نہ کرمن فاعلاتن نت زراہے فاعلاتن بیقراری فاعلاتن بیشتر فاعلن نازکو کر فاعلاتن تی ہیا ال فاعِلاتن حاحُ زاری فاعلاتن بیشتر فاعلن ۔

[illegible]

رمل مثمن مشکول

فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن ۔

رمل

مثال

نہ خدا ہی ہم سے راضی نہ یہ بُت ہی ہم پہ مائل رہے یُوں ہی با زمانہ نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے

نہ خدا ہ فعلات ہم س راضی فاعلاتن ن ی بُت ہ فعلات ہم پہ مائل فاعلاتن رہِ یو فعلات با زمادہ فاعلاتن نہ اِدھرک فعلات نے ادرکے فاعلاتن ۔

رمل

رمل مثمن مخبون مشعث[1] مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان ۔

مثال

شمع کو مُنہ کے ترے سامنے کیا آب وتاب کہ ہے خورشید ترا چہرہ وہ کرمک شب تاب

شمع کو مُنہ فاعلاتن ک تیرے سا فعلاتن سامن کا آ فعلاتن ب وتاب فعلان کہ ہ خر فعلاتن و ترا چہ فعلاتن رہ وُ کرمک فعلاتن شب تاب فعلان (مخبون میں صدر وابتدا سالم بھی لاسکتے ہیں۔ اور عروض وضرب میں ۔فعِلان ۔ فعْلان ۔فعِلن ۔ فعْلان کا اجتماع جائز ہے ۔بحر ۵ چتونوں میں نہ رہینگے یہ مسیحی انداز چشم بیمار کی ڈھونڈوگے دوا میرے بعد۔شادان بلگرامی

[1] یہ وزن صرف رمل مثمن مخبون مقصور ہے۔

رمل مثمن مخبون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن ٭

مثال

یار کا چہرہ زخشان ہے دلا رشک وہ گُل اور وہ کاکل مشکیں ہے عجب غیرت سُنبل

یار کا چہ فاعلاتن رۂ زخشا فعلاتن ہ ولارش فعلاتن ک وہ گل فعلاتن ٭

اور وہ کا فاعلاتن کل مشکی فعلاتن ہ عجب غے فعلاتن رتِ سنبل فعلاتن ٭

واضح ہو کہ بعضوں نے رمل مثمن مخبون کو دوچند بھی استعمال کیا ہے یعنے سولہ فعلاتن دونوں مصرعوں میں استعمال کئے ہیں اور چونکہ ہر مصرع بسبب آٹھ رکن کے بہت طویل ہو جاتا ہے لہذا عوام اُس کو بحر طویل کہتے ہیں جیسے

آہ وہ یار ستمگار جفا جو کہ جوں باد بہاراں کے ایک آن میں لیتا ہے چھپا رو

آہ وہ یا فاعلاتن ر ستمگا فعلاتن رجفا جو فعلاتن ی کہ جو با فعلاتن و بہارا فعلاتن کے اک آ مفعولن[1] ن م لیتا فعلاتن ہ چپا رو فعلاتن ٭

رمل مسدس مخبون مشعث[2] مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلان ٭

مثال

داغ ہے دل سینہ میں آتش ہے آہ آہ ایک شعلہ سرکش ہے آہ

داغ دل سے فاعلاتن نہ میں آتش فعلاتن ہے آہ فعلان آہ اک شُم فاعلاع کہ سرکش فعلاتن ہے آہ فعلان ٭

بحر سریع[3]

بمعنی سرعت یعنے جلدی پڑھا جائے اس بحر کو اکثر مزاحف استعمال کرتے ہیں یعنے

---

[1] یہ ایک رکن مخبون مسکن ہے [2] اس بحر کا نام اور مثال دونوں غلط ہیں۔ اسکا نام رمل مسدس مخبون مقصور ہے۔ مومن خاں [3] کیا نگا دست دلارام سے ہاتھ ٭ دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ ٭ کا نگا دس فاعلاتن ت دلا را فعلاتن م سے ہات فعلان

زحاف کے ساتھ اور سالم استعمال نہیں کرتے (یہ بحر فارسی میں اٹھارہ طرح سے مستعمل ہے)

سریع — بحر سریع مطوی موقوف

مفتعلن مفتعلن فاعلان +

مثال

کیا کروں تشخیص کا اُسکے بیان — مُنہ میں ہوئی جاتی ہے ساکت زبان

کا کرُ تش مفتعلن خیص کَ اُس مفتعلن کے بیان فاعلان مُنہ م ہُ ئی مفتعلن جاتِ ہِ سا مفتعلن کت زبان فاعلان +

سریع — بحر سریع مطوی مکشوف (یہ بجائے موقوف کے بھی آ سکتی ہے)

مفتعلن مفتعلن فاعلن

مثال

نزلے سے ایک شخص کو تھا دردسر — لائی قضا اُس کے تئیں اُس کے گھر

نز لِ س اک مفتعلن شخص کُتا مفتعلن دردِسر فاعلن لا ئی قضا مفتعلن اُس کَ تئی مفتعلن اُس کَ گھر فاعلن +

واضح ہو کہ عُروض میں فاعلان اور ضرب میں فاعلن لانا درست ہے مثال اوپر بیان ہو چکی +

اور اس بحر میں دو وزن بھی ہو سکتے ہیں یعنے ایک مصرع تو مفتعلن مفتعلن فاعلن کا اور دوسرا مصرع مفتعلن مفعولن فاعلن یا فاعلان کا جیسے ؎

چہرۂ روشن نہیں کچھ خور سے کم — لب نہیں کچھ اُس کے گوہر سے کم

چہرۂ رو مفتعلن شن نہ کچ مفتعلن خُرس کم فاعلن لب نَہ کُچ مفتعلن اُس کے گو مفعولن ہرس کم فاعلن - (مفعولن مطوی مسکن مستفعلن کا ہے ۱۲ شادان بلگرامی)

اور کبھی یہ [1] دو وزن برابر آجاتے ہیں یعنے ایک مصرع ایک وزن پر اور دوسرا دوسرے

---

[1] صدر و حشو دونوں مسکن کا اب تک ذکر نہیں آیا جیسا کہ مثال میں ہے پھر "یہ" کا اشارہ نہ معلوم کس طرف ہے ۱۲ شادان بلگرامی -

وزن پر جیسے

اُس کے چہرہ پر کب ہے عرق ہے وہ مہ نو کے قریب اب شفق

اُس کے چہ مفعولن رہ پر کب مفعولن ہے عرق فاعلن ہے وُ مہے مفتعلن نو ک قریِ مفتعلن بب شفق فاعلن ٭

بحر سریع مطوی مقطوع[1] مجدوع

سریع

مفتعلن فعولن فاع

نالہ ہمارا ہے موزون سنگ کو بھی کرتا ہے خون

نالہ ہما مفتعلن را ہے مو فعولن زون فاع سنگ کو بھی مفتعلن کرتا ہے فعولن خون فاع ٭

واضح ہو کہ اس وزن مجدوع میں منحور[2] بھی آتا ہے جیسے مفتعلن فعولن فاع ٭

مثال

عشق[3] کا دیوانہ ہے دل ابرو سے اُس کے جان بسمل

عشق کا دی مفتعلن وانہ ہے مفعولن دل فع ابرو سے اُس مفتعلن کے جان بس مفعولن مل فع ٭

سریع مخبون مکشوف

سریع

مستفعلن مستفعلن فعولن ٭

مثال

اے دل نجا زلفوں میں اُس صنم کے ہر چین اُس کی قید ہے ستم کی

---

[1] اس وزن میں کوئی رکن مقطوع نہیں۔ بلکہ حشو مطوی مسکن بر وزن مفعولن ہے جس کو مولف نے یا کاتب نے فعولن لکھا ہے۔ اور عروض و ضرب کو مجدوع بھی کہنا غلط ہے کیونکہ جدع کی تعریف ہی غلط ہے مفعولات میں سے اسباب کے گرانے سے تا ے مفعولات ساکن کیونکر ہو جائے لہذا مفعولات سے فاع اصلم مقصور ہے ۱۲ شادان بلگرامی

[2] منحور کو بھی اصلم محذوف کہنا چاہئے۔ مولف کتاب ہذا نے نحر کی تعریف زحافات میں نہیں لکھی اور یہاں ذکر نحر کرتے ہیں۔ صرف اس کتاب کا دیکھنے والا نحر کو کیونکر سمجھے۔ نحر کی صحیح تعریف اجتماع صلم و حذف ہے ۱۲ شادان بلگرامی

[3] اس کی تقطیع یوں بھی ہو سکتی ہے۔ عشق فاع کا دیوا فعولن نہ ہے فعلن دل فع اس صورت میں یہ بحر متقارب مثمن اثرم مقبوض مقصور محیق ہوگی ۱۲ شادان بلگرامی

اے دل نحیا مستفعلن زلفوم اُس مستفعلن صنم کی فعولن + سرچین اُس مستفعلن کی قید ہے
مستفعلن ستم کی فعولن + (اس بحر کو رجز مسدس مقطوع مخبون کہنا زیادہ مناسب ہے ۱۲
شادان بلگرامی)

منسرح

بحر منسرح یعنی کپڑے اُتارنے کے ہیں

اس میں جو اختصار ہو بہت ہو سکتا ہے اس واسطے یہ نام رکھا گیا حتی کہ مستفعلن
مفعولات وزن ایک بیت کا عرب میں قرار دیا گیا ہے مگر فارس اور ہند میں اس بحر کو سالم
اور مسدس استعمال نہیں کرتے۔ (وزن سالم اس بحر کا مستفعلن مفعولات چار بار ہے) یہ بحر
فارسی میں بیس طرح مستعمل ہے۔ شادانؔ

منسرح

بحر منسرح مطوی مکشوف[1]

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن +

مثال

یارو کھاتا ہے رُخ تاب کسے دید کی حضرت موسٰی بھی یہاں دعوے سے خاموش ہیں
یاروکا مفتعلن تاہ رُخ فاعلن تاب کسے مفتعلن دید کی فاعلن حضرت مو مفتعلن سٰے
ب یا فاعلن دعوس خا مفتعلن موش ہیں فاعلان +

منسرح

منسرح مطوی مکسوف[2]

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات +

مثال

حضرت دل ہم تمہیں کہتے نہ تھے باربار طرۂ خوبان کی قید سخت ہے دشوار ہے

---

[1] مولف نے خود ہی بیان زحافات میں کسف بسین مہملہ اور کشف بشین معجمہ کو ایک قرار دیا ہے اور یہاں
فاعلن کو مطوی مکشوف اور فاعلات کو مطوی مکسوف کہتے ہیں ۱۲ شادان بلگرامی

[2] عروض وضرب مطوی موقوف ہے نہ مکسوف ۱۲ شادان بلگرامی

حضرت دل مفتعلن ہم تمے فاعلن کہت ن تے مفتعلن یاریار فاعلات ؛

طرہ خو مفتعلن باکی قید فاعلات سخت ہ وش مفتعلن دارہے فاعلن ؛

واضح ہو کہ اس بحر میں اختلاف زحافات دونوں مصرع میں جائز ہے جیسے شعر ذیل میں ؛

حال دل خستہ آہ میں نے جو اُن سے کہا   تو بولے یہ چپ ہی رہ سُننے کی طاقت کہاں

اس میں مصرع اوّل اس وزن پر ہے مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن اور دوسرا مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان ؛

حال دے مفتعلن حست ہ آ فاعلان میں نے ین جُ اُن مفتعلن سے کہا فاعلن ؛
تُ بولِ یہ مفاعلن چپ ہِ رہ فاعلن سن نِ کِ طا مفتعلن قت کہاں فاعلان ؛

منسرح مطوی مکشوف منحور مجدوع

مفتعلن فاعلن مفتعلن فع

مثال

کان ہیں اُس کے زبس نالوں سے مملو   حال دل زار کب کرتا ہے مسموع

کان ہَ اُس مفتعلن کے زبس فاعلن نالُ سِ مم مفتعلن لو فع حال دِ لے مفتعلن زار کب فاعلن کرت ہَ مس مفتعلن موع فاع ؛

واضح ہو کہ مصرع اوّل میں فع اصلم محذوف ہے اور مصرع ثانی میں فاع اصلم مقصور ؛

(شادان)   منسرح مسدس مطوی   منسرح

مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن ؛

مثال

نالہ دل نارسا ہے یار تلک   اپنی پہنچ کب ہے گلعذار تلک

نالۂ دل مفتعلن نا رسا ہَ فاعلاتُ یار تلک مفتعلن اپنِ پہچ مفتعلن کب ہَ گل عِ فاعلات ذار تلک مفتعلن ؛

منسرح مسدس مطوی مقطوع

مفتعلن فاعلات مفعولن ؞

مثال

حالت دل کیا کہوں میں مہرو کو لوگوں نے بہکا رکھا ہے بدخو کو

حالت دل مفتعلن کا کہو م فاعلاتُ مہرو کو مفعولن لوگ ن بہ مفتعلن کا رکا ہَ

فاعلاتُ بدخو کو مفعولن ؞

مضارع

بحر مضارع[۱] بمعنی مانند

واضح ہو کہ یہ بحر مضارع مثل بحر منسرح کے ہے کیونکہ منسرح میں مفعولات میں وتد مفروق ہے اور اس بحر مضارع میں فاع لاتن منفصل بھی اوپر وتد مفروق کے شامل ہے اور خلیل بن احمد جو واضع فن ہے کہتا ہے کہ اُس نے اس بحر کا نام بوجہ مشابہت بحر ہزج کے مضارع رکھا ہے اِس بحر کو بھی سالم استعمال نہیں کرتے بلکہ مزاحف (اصلی وزن اس کا مفاعیلن فاع لاتن چار بار ہے اور اکتالیس طرح مستعمل ہے

شادان بحر مضارع مثمن اخرب[۱]

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن +

مثال

شور جنوں ہمارا آخر کو رنگ لایا جو دیکھنے کو آیا ہاتھوں میں سنگ لایا

شور ج مفعولُ نو ہمارا فاعلاتن اخر کُ مفعول رنگ لایا فاعلاتن +

جو دیکھ مفعول نے کُ آیا فاعلاتن ہا توم مفعولُ سنگ لایا فاعلاتن +

---

[۱] اس بحر کو صرف اخرب کہنا غلط ہے کیونکہ خرب کف وخرم کے اجتماع کو کہتے ہیں اور خرم صدر وابتدا سے مخصوص ہے لہذا رکن دوم در اصل فاعلاتُ مفاعیلُ مکفوف تھے جب ان میں تحبیق لائے تو فاعلاتم فاعیلُ ہوا جسکا وزن بالترتیب فاعلاتن مفعول ہے۔ اس لیے اسکا نام مضارع مثمن اخرب مکفوف محبق چاہیے۔ شادان بلگرامی

مضارع

مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان ✣

مثال

تیرے ہی دیکھنے کو نہ آوے جو کام چشم　　　تو زخم چہرہ پر ہے کہ اُس کا ہے نام چشم

تیرے و مفعولُ دیکھنے کُ فاعلاتُ نہ آوے جُ مفاعیلُ کام چشم فاعلان ✣

تو زخم مفعولُ چہرہ پہ فاعلاتُ کہ اُس کا ہ مفاعیلُ نام چشم فاعلان ✣

واضح ہو کہ بجائے فاعلان کے فاعلن بھی آسکتا ہے اور بجائے فاعلاتُ کے فاعلاتن سالم اور بجائے مفاعیلن کے مفعول کام میں لانے سے بھی شعر ناموزون نہیں ہوتا مثلاً ✣

ظاہر ہے اپنی سوزشِ دل سے کہ آفتاب　　　محشر کے روز اپنے چہرہ پہ ہے داغ کا

ظاہرہ مفعول اپنِ سوزش فاعلاتن دل سے کہ مفعول آفتاب فاعلان ✣

محشر کِ مفعولُ روز اپنے فاعلاتن چہرہ پہ ہَ مفعول داغ کا فاعلن ✣

مضارع

مضارع مثمن مکفوف مقصور

مفاعیل فاعلان مفاعیل فاعلان ✣

مثال

جو اس میں ہے کیبت[1] ہے زہر دلا دیکھ مار ہیں　　　نجا زلف یار ہیں نجا زلف یار ہیں

جُ اس مے ہَ مفاعیل کیبت ہ زہر فاعلان دلا دیکھ مفاعیل مار ہیں فاعلان ✣

نجا زلف مفاعیلُ یار ہیں فاعلان نجا زلف مفاعیل یار ہیں فاعلان ✣

مضارع

مضارع مسدس[1] اخرب مکفوف

مفعولُ مفاعیلُ فاعلاتن ✣

---

[1] اس صورت میں ایک فاعلاتن حشو سے کم ہوا حالانکہ مجزو میں ایک رکن آخر سے کم کرتے ہیں۔ اس لیے یہ وزن نزدیک مسدس اخرب مکفوف سالم العروض والضرب ہے نہ بحر مضارع ۱۲ شاداں بلگرامی ✣ (یہ بحر فارسی سے مخصوص ہے)

[illegible]

مثال

شکوہ ہے کسی کا نہ ہم کو اے دل دے بیٹھے جاں اس کو اپنو اے دل

شکوہ ہَ مفعولُ کسی کا نہ مفاعیلُ ہمیں اے دل فاعلاتن دے بیٹھے مفعول جا اُس کُ مفاعیل اب پتُ اے دل فاع لاتن ٭

مضارع — مضارع مسدس اخرب مقصور

مفعول فاعلات مفاعیلن ٭

مثال

دیتی ہے زُلف یار ہمیں دھوکا

دیتی ہَ مفعولُ زُلفِ یار فاعلات ہمےدو کا مفاعیلن ٭

واضح ہو کہ جب مضارع کو مجبر دکرتے ہیں یعنے کوئی جزو اُس کا گرادیتے ہیں تو رکن فاع لاتن کا گرادیتے ہیں نہ رکن مفاعیلن کا ٭ (یہ صحیح ہے مگر آخر سے حذف کہتے ہیں نہ حشو سے جیساکہ مولف نے مضارع مسدس اخرب مکفوف بیں کیا ۱۲ شادان بلگرامی)

مجتث — ## بحر مجتث

واضح ہو کہ اجتثاث کے معنی جڑ سے اُکھاڑنے کے ہیں غرض یہ کہ یہ بحر بحر خفیف سے اجتثاث کی گئی ہے کیونکہ بحر خفیف کی اصل فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن ہے اور بحر مجتث کی مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہے گویا بحر خفیف کے مستفع لن کو جڑ سے اُکھاڑ کر مجتث مسدس میں مقدم رکھا ٭

یہ بھی واضح ہو کہ دراصل مسدس ہے اور مثمن استعمال میں ہے (اصل اس بحر کی مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن دائرہ میں ہے اور پندرہ طرح مستعمل ہے ۱۲ شادان بلگرامی)

معلوم کرنا چاہیئے کہ شعرائے عجم اس بحر کو مسدس و مثمن استعمال کرتے ہیں۔ مگر شعرائے عرب اس کو مسدس اور مربع بھی استعمال کرتے ہیں ٭

مجتث — بحر مجتث مثمن مخبون

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن ٭

مثال

ہے زخم دل سے گل تر کو آرزوئے طراوت　　اور اپنے اشک سے ہے ابر ایک جوئے طراوت

ہے زخم دل مفاعلن س سے گل تر فعلاتن کُ آرزو مفاعلن ئے طراوت فعلاتن اُر
پن اش مفاعلن ک س ہے اب فعلاتن ر ایک جو مفاعلن ئے طراوت فعلاتن +

بحر مجتث مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان +

مثال

مری نظر میں تو کم حور خلد سے تو نہیں　　سجاؤں گا تیرے کوچہ کو چھوڑ سوئے جنان

مری نظر مفاعلن میں تُ کم حو فعلاتن خلد سے مفاعلن ت نہیں فعلان سجا ؤ گا
مفاعلن تیر کوچے فعلاتن ک چوڑ سو مفاعلن ئی جنان فعلان ؛

واضح ہو کہ فعلان میں مکسور کے عوض فعلان میں کے سکون سے اور فعلن میں
کے کسرہ اور سکون سے بھی درست ہے ؛

مثال

چمن میں صبح جب اُس جنگجو کا نام لیا　　صبا نے تیغ کا آب رواں سے کام لیا
کبھو نہ ان کو میں دیکھا تلاش دنیا میں　　کبھو نہ فکر تردد سے کوئی کام لیا

چمن میں صب مفاعلن ح جب اُس جن فعلاتن گ جو ک نا مفاعلن م لیا فعلن
صبا ن تے مفاعلن غ ک آبے فعلاتن رواسے کا مفاعلن م لیا فعلن کبھو نہ اُن
مفاعلن ک م دیکا فعلاتن تلاش دن مفاعلن یا میں فعلان کبو نہ فک مفاعلن
رتردد و فعلاتن س کو ئکا مفاعلن م لیا فعلن ؛

واضح ہو کہ پہلے شعر میں عروض اور ضرب فعلن میں کے کسرہ سے اور دوسرے شعر
میں عروض فعلان میں ساکن سے مستعمل ہوا ہے +

معلوم ہو کہ حشو میں بجائے فعلاتن کے مفعولن بھی درست ہے۔ بزحاف تسکین اوسط

مثال

حشر داغ سوزاں ہے آفتاب خجل   اور اشک بھی ہے رنگ شراب ناب خجل

اس شعر کے حشو میں غم سوزاں بروزن مفعولن ہے ×

بحر خفیف[5]

اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں ہر رکن میں سبب نے وتد مجموع کو احاطہ کر لیا ہے
لہذا جملہ ارکان ہلکے ہو گئے یا جو دو سبب خفیف وتد مجموع کو محیط ہیں گویا سارے ارکان
کے سبب خفیف ہیں۔ (اصلی وزن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن دوبار ہے۔ یہ بحر مسدس
الاصل ہے اور تیئیس طرح مستعمل ہے ۱۲ شادان بلگرامی)

بحر خفیف مسدس مخبون

فاعلاتن مفاعلن فعلاتن ×

مثال

یار مہ رو کو دیکھ کر نہ رہا دل   ہاتھ سے اُس کے آہ اب نہ بچا دل

یار مہ رو فاعلاتن کو دیکھ کر مفاعلن نہ رہا دل فعلاتن ہات سے اُس فاعلاتن کے
آہ اب مفاعلن نہ بچا دل فعلاتن ×

بحر خفیف مسدس مشعث مقصور

فاعلاتن مفاعلن فعلات ×

مثال

ہائے وہ شوخ بے وفا بے مہر   نرگسی چشم و گل رخ و مہ چہر

ہائے وہ شو فاعلاتن خ بے وفا مفاعلن بے مہر فعلات نرگسی چش فاعلاتن م گل رُخو
مفاعلن مہ چہر فعلات (یہ بحر مخبون مقصور ہے نہ مشعث ۱۲ شادان بلگرامی)

بحر خفیف

فاعلاتن مفاعلن فعلن۔ (یہ بحر خفیف مسدس مخبون محذوف ہے ۱۲ شادان بلگرامی)

مثال

بے زبان ہے بدہ زبان سوسن اس چمن میں کسے مجال سخن

بے زبان ہے فاعلاتن بدہ زبا مفاعلن سوسن فعلن اس چمن سے فاعلاتن کسے مجا مفاعلن سخن فعلن +

۹ بحر مقتضب

مقتضب

اقتضاب کے معنی ایک چیز میں سے دوسری چیز کا نکالنا ہے اور بحر مقتضب بحر منسرح سے نکالی گئی ہے اس طرح پر کہ بحر منسرح مستفع لن مفعولات مستفع لن مفعولات ہے اور بحر مقتضب مفعولات مستفع لن مفعولات مستفع لن ہے پس دونوں کے ارکان ایک ہی ہیں مگر فرق ترتیب میں ہے (اصل وزن مفعولات مستفعلن مستفعلن ہے اور نو طرح یہ بحر مستعمل ہے)

شادان مقتضب مثمن مطوی مقتضب

فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن +

یار بیوفا سے ہمیں شوخ دلربا سے ہمیں کب امید وصل ہوئی کب امید وصل ہوئی

یار بیو فاعلات فاس ہے مفتعلن شوخ دلر فاعلات باس سے ہمیں مفتعلان +

کب امید فاعلات وصل ہوئی مفتعلن کب امید فاعلات وصل ہوئی مفتعلن +

مقتضب مثمن مطوی مقطوع مقتضب

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن + مثال

ہائے یہ نصیب اپنے جس کی وہ تمنا تھی بعد مرگ بھی کا ہے خاک پر نہ آنکلا

ہائے یہ ن فاعلات صیب اپنے مفعولن جس کی وہ ت فاعلات من نا تھی مفعولن +

بعد مرگ فاعلات بی کا ہی مفعولن خاک پر نہ فاعلات آنکلا مفعولن +

بحر کامل

مثال

بحر کامل مثمن سالم

اس کو کامل اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ اپنی حالت اصلی پر ہے

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن ❊ (یہ بحر بتیس طرح مستعمل ہے ۱۲ شادان بلگرامی)

مثال

مجھے آرزوئے وفا رہی تجھے مشق جور و جفا رہی　　کہوں کیا کہ تیرے ستم سے اب مرے سر بلا پہ بلا رہی

مج ا رزو متفاعلن ئے وفا رہی متفاعلن تجے مشق جو متفاعلن ر جفا رہی متفاعلن ❊

کہ کہ تے متفاعلن رستم س اب متفاعلن مرے سر بلا متفاعلن پہ بلا رہی متفاعلن ❊

متقارب

بحر متقارب[11]

متقارب معنی نزدیک کے ہیں اور چونکہ اس بحر میں وتد اور سبب قریب قریب ہیں۔ اس واسطے اس کا نام متقارب رکھا۔ (اس کے نوے وزن مستعمل ہیں ۱۲ شادان بلگرامی)

بحر متقارب مثمن سالم

فعولن فعولن فعولن فعولن ❊

مثال

مجھے گل کے ہنسنے پہ آتا ہے رونا　　کہ اس طرح ہنسنے کی خوشی کسی کی

مجے گل فعولن کہ ہنسے فعولن پہ رونا فعولن کہ اسطر فعولن ح ہنسے فعولن کی خوشی فعولن کسی کی فعولن ❊

متقارب مثمن مقصور

فعولن فعولن فعولن فعول ❊

مثال

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں　　گناہوں سے اپنے گراں بار ہوں

الاہی فعولن مَ بندہ فعولن گنہ گا فعولن رہوں فعول گناہو فعولن سِ اپنے فعولن گرابا فعولن رہوں فعول ❊

متقارب مثمن محذوف

فعولن فعولن فعولن فعل ❊

مثال

لب بام کثرت جو یکسر ہوئی　　تلے کی زمین ساری اوپر ہوئی

لیے یا فعولن م کثرت فعولن ج یکسر فعولن ۂ ئی فعل تلے کی فعولن زمی سا فعولن ری وپر
فعولن ۂ ئی فعل +

متقارب[1] مثمن مقبوض آثم[2]

فعولن فعلن فعولن فعلن ؛ (مثال آئندہ بھی اس وزن کی نہیں ہے۔ اسکی مثال یہ ہے

دعائے دارم سحرگہ برلب ‏ سراسر جرمم بہل کن یارب

دعائے فعولن۔ دارم فعلن۔ سحرگہ فعولن۔ برلب فعلن ۱۲ شادان بلگرامی)

مثال آئندہ کے وزن کا نام دو بار مقبوض مجحف ہے۔ اصل وزن آٹھ بار فعولن ہے۔ جب رکن اول قبض اور رکن دوم میں تجبیق کی تو فعو لف فعلن بروزن فعولن فعلن ہوا۔ دو بارہ رکن اول میں قبض کیا تو فعولُ فعلن ہوگیا۔ یہی عمل ہر دو رکن میں آخر تک ہوتا رہیگا۔ تو فعول فعلن فعول فعلن دو بار ہوجائیگا ۱۲ شادان بلگرامی۔

مثال

یہ عشق اب کیا بسا ہے دل میں ‏ کہ بحر خوں بہ رہا ہے دل میں

یہ عشق فعولُ اب کا فعلن بسا ہ فعولُ دل میں فعلان کہ بحرِ فعولُ خو بہ فعلن رہا ہ فعولُ دل میں فعلان (اس مثال میں عروض وضرب مجحف مسبغ ہیں ۱۲ شادان بلگرامی)

مثال

واضح ہو کہ شعرا نے اس وزن کو سولہ رکن پر بھی مستعمل کیا ہے۔

---

[1] کاتب نے یہ لفظ ایسا بگاڑا ہے کہ کچھ پڑھا ہی نہیں جاتا۔ بہرطور اس وزن میں صدر وابتدا و حشو دوم وچہارم مقبوض۔ وعروض وضرب وحشو اول وسوم مجحف ہیں اصل میں آٹھ بار فعولن ہے۔ جب پہلے رکن میں قبض کیا تو فعولُ ہوا پھر دوسرے رکن میں تجبیق کی تو فعو لف عولن بروزن فعولن فعلن بسکون عین ہوگیا۔ یہی عمل ہر دو رکن میں ہوگا ۱۲ شادان بلگرامی۔

[2] شائد یہ لفظ اثلم ہے کیونکہ اور رسالوں میں بھی اس کا نام مقبوض اثلم لکھا ہے اور یہ نام صریحًا غلط ہے کیونکہ ثلم دراصل خرم ہے جو حشو میں نہیں آتا ۱۲ شادان بلگرامی

کرو توکّل کہ عاشقی میں نہ یوں کروگے تو کیا کروگے　　الم یہی ہے تو درد نہ دکہاں تلک تم دوا کروگے

کروتَ فعولُ توکّل فعلن کہ عاش فعولُ قی مے فعلن نہ یوک فعول روگے فعلن تَ کاک فعول کروگے فعلن الم ی فعول ہی ہے فعلن تُ درد فعولُ مند وفعلن کہاں تَ فعول لک تم فعلن دوا ک فعول روگے فعلن ✦

واضح ہو کہ اس وزن کی ایک طرح اور بھی ہے کہ ایک رکن اثلم[۱۱] مقبوض ہے اور ایک سالم اُس کو بھی سولہ رکن پر استعمال کیا ہے ✦ چنانچہ (یعنی فعلُ فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعلُ فعولن دو بار ✦ شاداں)

سرو[۱۲] خراماں ہے تیری قد پر اور گل سبھی ہے تیرے رُخ پر　　عاشق شیدا والہ و رسوا حیرت دل سے سوزش جاں سے

واضح ہو کہ اس بحر کی اور بھی صورتیں ہیں مگر وہ مستعمل کم ہیں اسواسطے مذکور نہیں ہوئیں۔

متدارک

بحر متدارک ۱۲

اس بحر کو ابوالحسن خفش نے استخراج کیا ہے اور چونکہ متدارک کے معنی ملنے والے کے ہیں اور یہ بحر مستخرج ہو کر قدیم پندرہ[۱۵] بحور سے ملی اسواسطے اس کا نام بھی متدارک رکھا اور احمدؒ عروضی نے اس کا نام غریب یعنے نادر رکھا ہے۔

متدارک

بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن ✦

مثال

زُلف و رُخ خال و خط یار کا دیکھ کر

زُلف رخ فاعلن خالُ خط فاعلن یار کا فاعلن دیکھ کر فاعلن ✦

تاریخ وفات ناسخ از رشک بروزن فاعلن آٹھ بار ؎

رشک نے مصرع سال رحلت کہا　　شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے ولا

۱۲۵۴ھ

---

[۱۱] اس بحر میں پہلا رکن اثرم۔ اور دوسرا۔ چوتھا۔ چھٹا رکن مقبوض ہے اور تیسرا پانچواں اور ساتواں رکن مقبوض ثلم ہے اور آٹھواں رکن سالم ہے فاع یا فعل دوسرے پانچ کو اثرم اسلئے نہیں کہسکتے ہیں کیونکہ اثرم صدر و ابتدا سے خاص ہے ۱۲ شاداں بلگرامی

[۱۲] تقطیع اس شعر کی یوں ہے سرو فعلُ خراما فعولن ہے تِ فعلُ رِ قد پر فعولن۔ اُر گُ فعلُ لِ تِر بی فعولن ہے تِ فعلُ رِ رُخ پر فعولن۔ وقس علی ھذا الیواقی ۱۲ شاداں بلگرامی

واضح ہو کہ اس بحر کا مذال ہونا بھی درست ہے یعنے
فاعلاتن[۱] فاعلن فاعلان فاعلن + (مثال کا وزن فاعلاتُ فاعلن دو بار ہے۔ شادان)

مثال[۵]

شب کو رشک زلف سے مہ کو رشک روے سے

شب کو رشک فاعلان زلف سے فاعلن مہ کو رشک فاعلان روے سے فاعلن

متدارک مثمن مخبون

فِعلن فِعلن فِعلن فِعلن کسرہ عین سے یہ بھی سولہ رکن پر مستعمل ہو سکتا ہے۔

مثال

تیرے ہاتھوں سے کچھ میرے حق میں ذرا نہ بھلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا

کہا تجھ سے رقیبوں نے گرچہ برا نہ بھلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا

تیرے ہا فعلن تھوں سے کچھ فعلن میرے حق فعلن میں ذرا فعلن نہ بھلا فعلن ہی ہوا فعلن نہ برا فعلن ہی ہوا فعلن کہا تجھ فعلن سے رقی فعلن بوں نے گر فعلن چہ برا فعلن نہ بھلا فعلن ہی ہوا فعلن نہ برا فعلن ہی ہوا فعلن + (کل کتاب میں تعطیل اصول تقطیع سے خارج

متدارک مثمن مقطوع

فِعلن فِعلن فِعلن فِعلن + (بسکون عین) مثال (مخبون مسکن اسکا نام ہے ۱۲ شادان)

میں جو دیکھا مضطر دل کو ویسا پایا کب بسمل کو

میں جو فعل دیکھا فِعلن مضطر فعلن دل کو فعلن ویسا فعل پایا فعلن کب بس فعلن مل کو فعلن[۵]

واضح ہو کہ اس بحر کو صوت الناقوس بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام نے آواز ناقوس سُنی اور فرمایا کہ اس آواز سے حقًا حقًا حقًا حقًا پیدا

---

[۱] یہ صورت مذال کی نہیں ہے بلکہ کوئی وزن متدارک کا نہیں ۔ رمل مکفوف محذوف کہیں تو سکتا ہے مگر مستعمل نہیں

[۵] (نوٹ) یہاں تک تصحیح کر پایا تھا کہ یہ کتاب ختم ہو گئی اور دوبارہ چھاپنے کی ضرورت ہوئی ۔ اس لئے تعجیل تھی اور مجھے فرصت نہ تھی ۔ لہذا نقشہ اور چھ صفحے تصحیح سے رہ گئے ۔ شادان بلگرامی

ہوتا ہے چونکہ وزن حقّا اور فعلن کا ایک ہے لہذا اس بحر کا صوت الناقوس بھی نام رکھا۔

زریب (پچیس وزن غریب کے مستعمل ہیں) بحر قریب ۱۳

اس بحر کو مولانا یوسف عروضی نے خلیل بن احمد کے ذوئلو برس کے بعد استخراج کیا ہے اور چونکہ اس کے ارکان بحر ہزج و مضارع کے ارکان کے قریب قریب ہیں - لہذا اس کا نام قریب رکھا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ یہ بحر نسبت سولہ بحور سابقہ کے قریب عرصے سے مستخرج ہوئی ہے۔ اس واسطے اس کو قریب کہتے ہیں اصل اسکی مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہے لیکن اس وزن میں اس کا استعمال نہیں ہوتا اس کو مزاحف ہی استعمال کرتے ہیں *

قریب (اور بارہ اوزان مستعمل ہیں ۱۲ شادان) بحر قریب مکفوف

مفاعیل مفاعیل فاعلاتن *

مثال

غبار آکے تیرے دل میں پھر نہ نکلا غبار ہم کو تیری طرف سے پھر نہ آیا *

غبار آ کے مفاعیل تیرے دل میں مفاعیل پھر نہ نکلا فاعلاتن غبار ہم کو مفاعیل تری طرف سے مفاعیل پھر نہ آیا فاعلاتن *

اس تقطیع میں حرف ے مصرع اوّل میں اور حرف ے مصرع ثانی میں گر پڑے گا * (پھر) واضح ہو کہ اگر عروض اور ضرب فاعلات ہو تو یہ وزن مکفوف مقصور ہو جاوے گا اور بجائے فاعلات کے فاعلن بھی درست ہے اور یہ وزن مکفوف محذوف ہو جاوے گا

بحر جدید ۱۴

کہتے ہیں کہ بزرجمہر نوشیروان کے وزیر نے اس بحر کو مستخرج کیا اور چونکہ یہ جدید استخراج ہوتی ہے لہذا اس کا نام جدید رکھا اور بعضے اس کو بھی نادر کہتے ہیں اصل اسکی فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہے مگر مستعمل نہیں ہے * (اسکے چھ وزن مستعمل ہیں ۱۲ شادان)

بحر جدید مخبون

فعلاتن فعلاتن مفاعلن *

مثال

تیرے قد سے ہے صنوبر بس اب خجل تیرے زلفوں سے ہمیشہ ہے شب خجل

تیرے قد سے فعلاتن ہے صنوبر فعلاتن بس اب خجل مفاعل تیری زلفوں فعلاتن سے ہمیشہ فعلاتن ہے شب خجل مفاعلن +

بحر مشاکل ۱۵

مشاکل

اس کا نام مشاکل اس واسطے رکھا کہ مشاکل کے معنی مانند کے ہیں اور یہ بحر مانند بحر قریب کے ہے صرف فرق یہ ہے کہ بحر قریب میں فاعلاتن آخر میں آتا ہے اور اس بحر مشاکل میں مقدم دو مفاعیلن پر ہے اصل اس کی فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن ہے مگر اردو میں کم مستعمل ہے مگر مزحوف +(چار طرح مستعمل ہے ۱۲ شادان)

بحر مشاکل مکفوف مقصور

مشاکل

فاعلات مفاعیل مفاعیل +

مثال

بار غم کا اُٹھانا ہی پڑا آہ داغ ہجر کو کھانا ہی پڑا آہ

بار غم کا فاعلات اُٹھانا ہے مفاعیل پڑا آہ مفاعیل داغ ہجر فاعلات کو کھانا ہے مفاعیل پڑا آہ مفاعیل +

واضح ہو کہ رے ہجر کی تقطیع میں متحرک ہوگئی +

بحر بسیط مثمن مطوی ۱۶

بسیط

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن +(گیارہ اوزان اسکی مستعمل ہیں ۱۲ شادان)

مثال

جان پہ کھیلا ہوں میں میرا جگر دیکھنا جی نہ رہے یار ہے مجکو اُدھر دیکھنا

جان پہ کھے مفتعلن لا ہوں میں فاعلن میرا جگر مفتعلن دیکھنا فاعلن جی نہ رہی مفتعلن یار ہے فاعلن مجکو اُدھر مفتعلن دیکھنا فاعلن +

۱۷ بحر مدید محذوف

فاعلاتن[1] فاعلاتن فاعلاتن فاعلن * (اصلی وزن فاعلاتن فاعلن چار بار ہے اور یہ وزن مستعمل ہے ۱۲ شاداں)

مثال لمؤلفہ

اشک سے اپنے بہادوں تجکو گردوں تو سہی — آہ سے سینہ ترا ہاں چاک کردوں تو سہی

اشک سے اپ فاعلاتن نے بہادوں فاعلاتن تجکو گردوں فاعلاتن تو سہی فاعلن *

آہ سے سی فاعلاتن نہ ترا ہان فاعلاتن چاک کردوں فاعلاتن تو سہی فاعلن *

بحر ۱۸ طویل مثمن سالم

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن * مثال (اسکے سات وزن بتکلف مستعمل ہیں ۱۲ شاداں)

اتنا نہ بے ادب ہوں کہوں تو ادھر کو دیکھ — میں تجکو دیکھتا ہوں تو چاہے جدھر کو دیکھ

اتنا نہ[2] فعولن بے ادب ہوں مفاعیلن کہوں تو فعولن ادھر کو دیکھ مفاعیلن *

میں تجکو فعولن دیکھتا ہوں مفاعیلن تو چاہے فعولن جدھر کو دیکھ مفاعیلن *

بحر ۱۹ وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن * یہ تتبع عرب بتکلف چودہ وزن پر اس بحر کو لائے ہیں (۱۲ شاداں)

مثال لمؤلفہ

تجھے وحشت ہے سودا ہے مگر دلدار کی زلف پریشاں کا — کہ ہے حال پریشان سر بسر تیرے دل غمگین و نالاں کا

تجھے وحشت ہے مفاعلتن سودا ہے مگر مفاعلتن دلدار کی زل مفاعلتن فـ

پریشاں کا مفاعلتن کہ ہے حال پہ مفاعلتن ریشان سر بسر مفاعلتن تیرے دل غم

مفاعلتن گیں و نالاں کا مفاعلتن *(اس شعر کی بھی یہ تقطیع مذکور نہیں۔

---

[1] یہ وزن تو رمل محذوف کا ہے جامی ؎ دل ز ہجرت اے صنم خون خود را میخورد — جان ز دستت اے صنم جامہ بر تن میدرد ۱۲ شاداں

[2] یہ تو زبردستی کی تقطیع ہوئی۔ اس شعر کا وزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان ہے۔ یہ شعر اس وزن کی مثال ہے ؎ نگارے کہ امشب بخوبی ندانیمش — چہ گوئی کرا باشد بعشقش صبورئے ۱۲ شاداں

[3] وافر مثمن سالم کی یہ مثال ہے۔ جامی ؎ چہ شد صنما کہ سوے کسے بچشم رضا نمی نگری ... ز رسم جفا

[illegible]

خاتمہ

الحمدللہ والمنت کہ بفضل الٰہی اور برکت جناب بابو صاحب قدردان سے جن کا ذکر خیر تمہید میں آچکا ہے یہ رسالہ سراپا فائدہ اتمام کو پہونچا مؤلف نے آخر میں ایک نقشہ زحافات کا ترتیب دیا ہے اُس سے تبدلات جو بوجہ زحافات کے ارکان بحور میں واقع ہوتی ہے واضح ہونگی اور بآسانی اُن پر آگہی حاصل ہوگی اس رسالے میں ایک امر ضروری اور باقی رہ گیا یعنے اوزان رباعی لہذا وہ بھی کم وبیش حیطہ تحریر میں لاتا ہوں +

واضح ہو کہ رباعی اختراع شعرائے عجم کی ہے اور اُردو گویوں نے بھی اُنکی تتبع کی ہے رباعی کا وزن مختص بحر ہزج کے ساتھ ہے اور اس میں نو زحافات آتے ہیں اور بسبب ان زحافوں کے چوبیس یعنے بست وچہار وزن حاصل ہوتے ہیں پس جو چار مصراع ان اوزان میں سے کسی وزن پر ہونگے وہ رباعی کہلاوینگے نہ اور کوئی چار مصراع جیسا اب دستور ہے کہ جو چار مصراع میں اوّل اور دوم اور چہارم مصراع ہم قافیہ ہوں اُس کو رباعی کہتے ہیں تفصیل زحافات رباعی۔ خرم۔ خرب۔ قبض۔ کف۔ ہتم۔ جب۔ بتر۔ شتر اور خرم اور ہتم۔ کا جمع کرنا نواں زحاف ہے +

ارکان مزاحف رباعی کی تفصیل یہ ہے مفعولن اخرم مفعول اخرب۔ مفاعلن مقبوض۔ مفاعیل مکفوف۔ فعول اہتم۔ فعل مجبوب۔ فع ابتر۔ فاعلن اشتر۔ فاع خرم اور اہتم اور ان نو ارکان مزاحف اور مفاعیلن سالم سے باہم ترتیب ہو کر رباعی کے چوبیس اوزان حاصل ہوتے ہیں اور منجملہ ان چوبیس کے بارہ۱۲ وہ ہیں جن میں صدر اور ابتدا اخرب یعنے مفعول ہے اور بارہ۱۲ وہ ہیں جنکی صدر اور ابتدا اخرم یعنے مفعولن آتی ہے تفصیل بارہ۱۲ اوزان اخرب کی یہ ہے اوّل مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع دوسرا مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع تیسرا مفعول مفاعیل مفاعیل فعل چوتھا

مفعول مفاعیلن مفعولن فاع پانچواں۵ مفعول مفاعلن مفاعیلان فع چھٹا۶ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع ساتواں۷ مفعول مفاعیلن مفعول فعول آٹھواں۸ مفعول مفاعیلن مفعولن فع نواں۹ مفعول مفاعیلن مفعول فعل دسواں۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن گیارھویں۱۱ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول بارھویں۱۲ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل +

اب تفصیل بارہ۱۲ اوزان اخرم کی لکھی جاتی ہے اوّل۱ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع دوسرا۲ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع تیسرا۳ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل - چوتھا۴ مفعولن مفعولن مفعولن فاع پانچواں۵ مفعولن مفعولن مفعولن فاع چھٹا۶ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ساتواں۷ مفعولن مفعول مفاعیل فعول آٹھواں۸ مفعولن مفعول مفاعیلن فع نواں۹ مفعولن مفعولن مفعولن فعل دسواں۱۰ مفعولن مفعولن مفعول فعول گیارھواں۱۱ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول بارھواں۱۲ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل +

اب واضح ہو کہ ایک امر اور باقی رہا یعنے علم قافیہ اور یہ علم بہت مشکل اور طویل ہے لہذا مختصراً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ قافیہ لازمہ شعر کا ہے اور آخر مصرع یا شعر یا حکم اخیر میں ہوتا ہے آخر میں وہاں ہوتا ہے جہاں ردیف نہ ہو اور حکم اخیر میں وہاں جہاں ردیف ہوتی ہے اور قافیہ بے استقلال ہوتا ہے یعنے اُس کے حروف سوائے حرف یا حرکت اخیر کے بدلتے رہتے ہیں اور ردیف مستقل ہوتی ہے یعنے اُس کے کوئی حرف یا حرکت تبدیل نہیں ہوتی اسقدر بیان کافی متصور ہوا کیونکہ اگر مختصراً بھی ہر ایک حرف قافیہ اور حرکات حروف قافیہ اور اوصاف روی وغیرہ اور عیوب قافیہ اور تقسیم قافیہ بیان کیا جاوے تو ایک رسالہ جداگانہ تیار ہو جاویگا اور ردیف وہ کلمہ ہے جو بعد قافیہ کے مصرع یا شعر کے اخیر میں ہو اور لفظ ردیف اکثر متحد المعنی ہوتا ہے اور ایک لفظ اور چند الفاظ بھی ردیف میں آسکتے ہیں اسکا بیان طول طویل ہے لہذا مختصراً تحریر کرکے حوالہ بدیگر کتب و رسائل کرتا ہوں جو شائقین ہونگے وہ ان میں تفصیل ملاحظہ فرمالینگے +

تمام شد

مطبوعات دوکان شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

فریاد امت - از ڈاکٹر اقبال قیمت ۴ر
نالہ یتیم " " " ۲ر
عروض سیفی .. .. .. " ۴ر
رباعیات ابوسعید ابوالخیر مشمولہ امتحان منشی فاضل و ایم-اے قیمت .. عہ
انتخاب مخزن حصہ اول - رسالہ مخزن کی پہلی نو جلدوں کا انتخاب .. .. عہ
انتخاب مخزن حصہ سوم - مجموعہ مضامین شیخ عبدالقادر
مرد خسیس - مشمولہ امتحان منشی فاضل و ایف-اے فارسی کورس ۱۲ر
انتخاب مخزن حصہ دوم - رسالہ مخزن کی دوسری نو جلدوں کا انتخاب .. .. عہ
ابوالفضل - دفتر اول و سوم مشمولہ امتحان منشی فاضل قیمت .. .. عہ
ترجمہ ابوالفضل دفتر اول از مولانا وجاہت حسین صاحب عندلیب شادانی رامپوری عہ
قصائد قاآنی ردیف الف مشمولہ امتحان منشی فاضل عہ
تاریخ جہانکشائے نادری مشمولہ امتحان منشی فاضل قیمت .. .. عار

سہ نثر ظہوری - ظہوری کی نثر بہت مشہور ہے ضرور ملاحظہ فرماویں - قیمت .. عار
مخزن اسرار نظامی - مشمولہ امتحان منشی فاضل و ایم-اے حضرت نظامی گنجوی کی مشہور مثنوی ہے - کاغذ سفید - قیمت .. ۱۰ر
گلدستہ محسن کوروی - قیمت .. ۶ر
اردو ترجمہ مقامات حمیدی - مشمولہ امتحان منشی فاضل از شادان بلگرامی قیمت عہ
غزلیات نظیری - مشمولہ امتحان منشی فاضل نظیری نیشاپوری کا کلام - قیمت عار
مثنوی زہر عشق - مرزا شوق لکھنوی کی مشہور و معروف مثنوی - قیمت ۴ر
اردوئے معلّٰی - ہر دو حصہ مع ضمیمہ مکمل مجموعہ رقعات اردو غالب عہ
حکیم نباتات - فارسی ڈرامہ مشمولہ امتحان منشی ۴ر
شکوہ ہند - مولانا حالی کی مشہور و معروف نظم ۲ر
چپ کی داد - مولانا حالی کی مشہور و معروف نظم - قیمت ۲ر
مسدس حالی ۸ر
لمعات اوج - حضرت اوج گیاوی کا کلام ۶ر

...ی زہر عشق مرزا شوق لکھنوی
...مشہور و معروف مثنوی ۴ر

...دوئے معلی ہر دو حصہ مع ضمیمہ مکمل

...بموعہ و رقعات اردو غالب ۸ر

...کیم نباتات فارسی ڈرامہ مشمولہ امتحان منشی فاضل ۴ر

...شکوۂ ہند مولانا حالی کی مشہور و معروف نظم ۲ر

...چپ کی داد " " " ۳ر

مسدس حالی ۸ر

...معا اوج حضرت اوج گیاوی کا کلام ۶ر

...خلاصہ شعر العجم حصہ اول ۶ر

" " حصہ دوم ۶ر

" " حصہ سوم ۶ر

" " حصہ چہارم ۸ر

" " حصہ پنجم ۴ر

دیوان حالی .. .. عہ ر

مقدمہ دیوان حالی .. .. عہ ر

طلوع اسلام وہ نظم جو ڈاکٹر صاحب نے
انجمن کے اڑتیسویں جلسے میں پڑھی ۴ر

پیام مشرق درجواب شاعر المانوی گوئٹے
بزبان فارسی مجلد۔ از ڈاکٹر اقبال ... عہ ر

المامون .. .. .. عہ ر

قصائد ذوق ۶ر

دیوان میر درد مشمولہ امتحان آنرز ان اردو ۶

تطہیر الاخلاق خلاصہ اخلاق جلالی ۱۲

شعر العجم حصہ اول از مولانا شبلی مرحوم ...

" " حصہ دوم " " ...

" " حصہ سوم " " ...

" " حصہ چہارم " " ...

" " حصہ پنجم " " ...

الفاروق از مولانا شبلی نعمانی ...

ترجمہ و شرح رباعیات ابوسعید ابوالخیر از مولوی عباد اللہ صاحب اختر
و مولوی سید اولاد حسین شاداں بلگرامی ۱۲/

مطالب الغالب - یعنی دیوان غالب اردو کی جدید ترین و بہترین شرح از مولانا سہا ۶/

عقد لآلی شرح اخلاق جلالی - از مولوی محمد الدین صاحب مختار پروفیسر اورینٹل کالج عہ

سرگذشت الفاظ از مولوی احمد الدین صاحب بی اے - الفاظ کی کہانی
ان کی اپنی زبانی مترادفات اور مطالعہ الفاظ پر محققانہ بحث قیمت فی جلد .. ۶/

پرشین کمپوزیشن از پروفیسر علم الدین صاحب ایم اے فارسی اور مضمون نویسی
کے لئے بہت مفید ہے ۶/

مضامین فارسی ۵۲ مختلف مضامین بزبان فارسی ان میں سے اکثر
وہ مضامین ہیں جو امتحان منشی فاضل میں آچکے ہیں طلبا کے لئے ازبس
مفید ہے۔ ۶/

ترجمہ غزلیات نظیری از پروفیسر عنایت اللہ ... ۱۲/

المشتہر

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور